





2/19/1A



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ قَرَأَ هَذِهِ الْقُرْآنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَجَّى اللَّهُ نَفْسَهُ مِنَ النَّارِ



وَمَنْ قَرَأَ هَذِهِ الْقُرْآنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَجَّى اللَّهُ نَفْسَهُ مِنَ النَّارِ

مَنْ قَرَأَ هَذِهِ الْقُرْآنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَجَّى اللَّهُ نَفْسَهُ مِنَ النَّارِ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل جنات الفردوس لعباده المؤمنين نزلاً ويسيراً للامال الصالحة الموصلة اليها فلم يتخذوا سواها مشغلاً ولا محباً  
 بالحكمة واخترهم الى دار الاستحسان ليسلوا بهم ايامهم احسن عملاً وجعل سبيل دخولها يوماً مقدماً عليه صواباً فاحبوه الغاية دون  
 اجلها وبشروهم بما بعد لهم فيها على اسان يسوله وكل لهم البشري بكونهم خالدين فيها لا ينشئ عنها محلاً واشهد بان لا اله الا الله  
 الاشرى بك شهادة عبده وابن عبده وابن امته يؤمن لاغنى بطرفه عين عن فضله ورحمته ولا سطع له في الفوز بالجنة واخيراً  
 من النار الا بصوته ومنغفرة وآشهد ان محمداً عبده ورسوله ان فرض على العباد طاعة والقيام بحقوقه وسداً الى الجنة  
 جميع الطرق فسلمت بغيرها الا احداً من طريقه فلو اتوا من كل طريق وكادت تفتحوا من كل باب لما فتح لهم حتى يكونوا خلفه  
 من الداعين على وعلى منواه وطه فتيمة من السالكين تقبلي امدتعالى ولما لكنته وانبياءه ورسوله وعباده  
 المؤمنين عليه كما وحده عبده وعرفناه ودعا اليه وصلى الله على محبه وآله ومن على منواله  
 وبعد فيقول الراعي رحمه الباري ابو الطيب صدر ليق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري الملقب  
 في الدنيا والآخرة وحياه فيها بغيره الذخر الوافر التي لما عثرت على كتاب حاوي الارواح الى بلاد الانوار كما ذكر  
 الفخام الماسلمين والاسلام تاج العلم والاعلام ترجمان السنة والقرآن عمدة اهل الحديث الاعيان والواحد المشكور  
 الحافظ شمس الدين ابو عبد الله محمد بن القيس الجوزي رضي الله عنه واحاد علياً من بركاته في الاخرى والى الحسين بن  
 ووجهه المحزون سلوة للشتاق الى تلك العرائس ملوكة محروكا للقلوب الى اجل مطلوب وحادي للنفس الى اهل  
 الملك القدوس شهماً من اهل القلوب فواته والاعلام على العمل المجتهد في الطلب لا يظفر مثله في الكتب والاسان  
 مع تضمنه بحلة صاحبه من الاخبار والامثال تارة تضمنته كثيرة الفيتة لا بد منه لمن كان بالآخرة بصيرة اخيراً انما  
 يذكر اسانيد الروايات وذكر الروايات في كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون ان تليده جلد

فقد استمر في نفس له طائر من حبات ماء أما قتر ليس بحدود تقديره بل هو مني بعد ان يكون له في كل واحد

بلا شامیر علی اکرام و شاتھن ذوی الاضواء و مولانا سلطان و قاضیان و مفتیان بین و مسلمانی فی فنی  
 اس ضمیمہ کو مقدمہ اثبات مجبوز فی القریطین عبارت قیامات الہیہ و قد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
 والد ماجد شاہ عبدالغفر مزاج و بلوچی کی بنا پر سوال ہی والدہ بہا و محبت بلکہ عید و یاد کی لکھا گیا تھا  
 مہر و بی مزین فرمایا کہ نزدیک جلد اہل دانش کی پسند و اگر مولوی فضل سول صاحب ساکن بدایون کی  
 بخاک تخلص سی علی رئیس الاشہاد تسلیم کیا اور یہی ظائر افغانی کی کہ مصنف قیامات فی سبب گرامی کے  
 انکار مجبوز فی القریطین عبارت نویسی کیا ہی اور یکہ و لائل اثبات اجمار کی لکھی تھیں نو مسلم و بابت کر کی  
 حودہ مدرس اول سی کتب شہر و ایک نسخہ تفسیر دیوبند کی مامونہ موقوف کر آیا اور جب جلد اہل عرب نے  
 تصدیق اور تصحیح کر کی لکھا کہ مصنف قیامات متکبرین مجبوز سی نہیں ہیں تب زیادہ تر حق پوشی پر اصرار کر کی  
 اقامت بلکہ مذکور برہمنی ناراض ہوئی اور مباحثہ سی علی الاطلاق با مصنف و درخواست کی انکار کیا ظاہر  
 کہ کچھ نہ کر انکار مباحثہ سی متکثر کی کہ ایک فقرہ قیامات کی معنی بیان کرنی میں بہت سی غلطیاں پیش خلاف مقاصد علم  
 و علم اصول شری کی اونی صادر ہوئیں ہیں کہ تہذیب اول و ثانیوں کی تفسیر غلطیاں تلاش تحریر مرقی ہیں جو شخص  
 ایک فقرہ کی سہمی میں تفسیر غلطیاں کرے اس کی اذالہ کیا اجماعی اور کثرت و ہی اجماع و کجی جو شرارت ساز کی  
 سرشار ہوگا مصرع مشہور سی ع محبت کی غور و محذور و دوست را حاصل حقیقت کہ قتل حق تعالیٰ  
 کہ بحث ولایت میں واقع ہی اور اوہیں رزہ مذہب معتزکہ کا موجود ہی کہ وہ سبب مذہب کی جواز کر دینا  
 قابل نہیں ہیں اور اہل سنت جماعت اور نیز محقق طوسی و سبب الہی سی قابل ہیں اور افتادہ میان کر امت اور مجوز  
 نوی کی تجدید سی ثابت کرتی ہیں تو وہی سی مصنف قیامات فی ہی استیارات ثابت کیا ہی خیار عبارت لکھی ہی  
 علی اطرہ بالاثالی فوق کائنات الا ان البتہ فیہ ظلمہ و ذرا فیہ شہادان قیامت بعد السعداء و شیعی الاشعراء و اہل  
 فدیہی و انما ذکرہ قوم لبوا من اہل التفرقہ و من علیہ الاشہادات مثل ان قال ایک غلط فی حقیقت کہ مذکور  
 و سیکون خداوند المعجزات الخیر کما لہ فی الغنی و زیادۃ الطعام و الشراب ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے  
 کیا پتا و نشان بناؤں مجھی حقیقت ولایت کا کہ وہ مانند حبیب کے ہی کہ وہ میں ایک کو یہ سبب سی  
 اور اس حبیب میں کہ جیسں جاری بحث سی سلسلہ رکب سی کہ اوہی سی سبب ہی نیک لوگ نیک معنی ہیں  
 اور بد بحث شیعی معنی ہیں اور اس ولایت خاصہ کا با ان کی چک کا جو کلمات ہیں کوئی متکبرین کہ قوم ہی تہذیب  
 لہن اور مالاکہ ہمہ غلبات ولایت سی بحث لغات میں ہی کثیف ہی کہ نور الہی و کثافت میں جو مالاکہ

نه و بود یعنی این که منی بانی که منی ایستاده ای و با کلاب اگر و کی اور بعضی کلمات ولایت می معجزات خبریه این  
 یعنی و کرامات این که معجزه کو منی بانی که او من ظهور خوارق عادت مونا می مگر و سوا خبره معنی یعنی و معنی  
 میس که شایاناً نابع و داعیه که اور زیاد و مونا طعام اور شرب کباب سبب و دعا و لیا که ام کی اما شق الفتر  
 هند نامی من معجزات افاده من آیات القیامه کما قال الله تعالی اقرب الساعه واشق العسر  
 والله اعلم **معجزات در کتب معتبره** استی اما معجزه شق القمر همین می ان معجزات خبریه می  
 جو که بعد دعا واقع مونی بیک معجزه نبویه که بعد احبار می واقع جوای اور بهی شق قمریات قیامت می که نبوت  
 معاد کا اس می مونا می اور شق مونا قمر کانونه قیامت کا کئی تنده برور قیامت کی سب چیزون می خوارق شق  
 هوگی تو عظمت اس معجزه کی کی که نبوت نبوت و نبوت نبوت معاد می مونا اثبات نبوت کا اس می اس  
 طریقی می هر که می اخبار پیشتر مونی شق قمری فراتی می اور بعد او کی و چه چند معجزه مونی که شق قمر و اب ای جمله  
 امورات غیبی چون می فی ربانی این ده می ای ای می می تو اس می معنی نبوت کی نبض نبوت اس معجزه کی معنی می  
 که نبأ گفت من بعضی خبر کی آیای اور مولوی فضل صاحب اور تو ابان او کی مثل مولوی حسن انصاحب و  
 مقرب بدو فی سبب غایت کی که تبال حرف اما اور زغال حرف الف لام جو که جمع پر واقع می اور زغال حرف  
 لکن و غیره کی که می این اور اپنی رای می خلاف الفاظ فیه مذکور کی معنی بیان کرتی این اور ده معنی بون کرتی این  
 که معجزه شق القمر تمام معجزات نبویه که ده می آیات قیامت می تمام اندر خروج و ایه الارض اور طلوع الشمس من المغرب  
 میس که خدا می تعالی فی فرمایا می که نزدیک آتی قیامت اور قریب می که چاند شق مونا یعنی معنی معنی انشق کی سبب شق  
 مراد کی این اس کی که است القیامت او کو که می اور خبر می مونی پہلی مونی قیامت می سوا اخبار عن الغیب می  
 که اخبار عن الغیب می انواع معجزات می می خط آب ارباب علم بظواهری که یا ایسی معنی این میس که کس شعر می  
 به خوش گفت انت سعدی و زین العابدین الایا ایسا انی اور کانا و ناوله اء اور باب اعتبار می بالکل ساطع این  
 که مثل کتب می ایسی معنی چندان این اور دو جومات مفصل ذیل می غلط معنی این اول غلط مولو صاحب در فیه  
 می که حرف اء جو اداسی تفصیل مبنی کی کلام عرب می آتای سوا خبریال فرمایا که پہلی اس می کلام ولایت این  
 او معجزه کرتی خیال کی اعتراض میس که لفظ شق لغت معجزه نبویه کا معنی برکات مونا و معنی اناسی  
 مونا ذکر می که نبی خیال کی که سلب می کاپنی نفس می سال می کیونکر معنی مستقیم مونی که معجزه شق القمر  
 تدبیک جاری می تمام معجزات نبویه که می غلام انط این اور صحیح یعنی این که معجزه شق القمر تمام تدبیک جاری  
 ان معجزات می یعنی کرامات لفظ المعجزات بکنه زبده و او پر کی صاحب این موجود می معجزه غلطی می کی که خدا  
 مریول اور با قمار کی کیا اور صحت ما محکم اور خدا ان کس کا خیال کیا جو می که الف لام طالع معجزات برحق میس که ایس



عہد کی زلیلا اور مالانکہ اصل بن الف لام واسطی مسجد کی گناہی پانچویں یہ کہ لفظ معجزات جمع ہی اور الف لام جمع پر آئی  
 تو واسطی عہد کی مہا اکمل کیا باہائی جو جمع ہونی کا خیال ہی نفس را با چہ بی کہ معجزہ جو قوت اعادہ و توائی تو معجزہ دوم  
 میں اویسے ہوتا ہی تھا جس قاعدہ پر خیال فرمایا اور سابق کی عبارت میں جو لفظ و المعجزات آجندہ و واقع ہی  
 او سکویہ نہ کیا تھا تو بین کہ کہ فریہ سابق و سابق کا بھی لکھا گیا اور یہ بھی خیال کیا کہ بحث قولی میں یہ فقرہ  
 واقع ہی یہاں مجبوزہ سی مراد معجزہ نبوت کیونکہ ہوگا آٹھویں یہ کہ لفظ معجزہ کا اطلاق جب کرامت پر کرنی ہیں تو  
 اوسوقت یا طرف تر و بد مذہب مغرور کی کرنی ہیں سو سکا ہی خیال فرمایا تو بین کہ معجزہ کا اطلاق عرفی ہے  
 او پر اودن معجزات کی ہوتا ہی جو کہ پس او عباد نبوت م کی چالیس پہلی ظاہر ہوئی تھی جیسا کہ انکس را ایمان کسری  
 و انظار نار فارس شوق صدر و حسل القلب و اطلاق عامہ و تسلیم انکو و المدرین کہ در حقیقت یہ کرامت ہیں  
 انکو ایمات بولتی ہیں معجزات نہیں ہیں لکن عرف میں معجزات بولتی ہیں سو سکا ہی خیال فرمایا اور لفظ  
 نبوی پانی طرف سی زاید کیا کہ معجزہ صرف محمد ص کی ہوا و شوق کہ معجزات عہد ولایت کو کاملہ و حکم ہی او معجزات  
 عہد نبوت م کا ملکہ و حکم ہی چنانچہ ظہور اودن معجزات کا کہ جو عہد ولایت م میں ظاہر ہو وین اولیا کرام کی  
 تا تہر جا بزی اور جو معجزات کہ مثبت نبوت ہو وین او کا ظہور اولیا کرام پر جائز نہیں ہی او مصنف تہیات فی  
 قصہ شیخ صدر العالم کے رویت شوق انکو لکھا تھا اور وہ قصہ یہ ہی کہ زمانہ مصر میں شیخ مشائخہ ہجری کی شیخ موصوفی  
 ایک رسالہ پاس م کی پہچان تھا اور صدر رویت شوق شہر معاد و واقعات کی او میں ہج کیا تھا و موصوفی کے  
 اس قول ہی یہ ہوئی کہ معجزہ شوق انکو کرامات عہد ولایت سی تھا کہ ظہور او سکا جائز او پیش موصوفی کی ہوتا  
 سو موصوفی صاحب موصوفی فی اس قصہ نوشتہ تہیات پر ہی خیال کیا گیا تو بین کہ لفظ معجزہ کا اطلاق او پر گرا  
 صلا کی متفق علیہ میں الفیہ یقین جائز ہی اطلاقاً بلکہ علی اکل اور نیزہ تجرید میں متفق طوسی فی جو کہ طریقہ اناسیہ میں  
 مجتہد العصر کذری ہیں صاف لکھا ہی و معجزات قبل النبوة بطلی الار باص و قبل الی امیر موصوفی پر موصوفی صاحب فی  
 خیال نہیں کیا یا حدیثی کہ کہ کیا میں نہیں دیکھیں کہ ایسی غلطیوں کا خش کر بن جائز ہو یہ کہ لفظ انما جو صحر کی صلی  
 آئی اویس پر ہی خیال فرمایا اور مالانکہ و جو صحر کے ظاہر ہی اور شوق فرمودن قیامت کی واقع ہوگا وہ آیات  
 قیامت سی ہوگا کہ میں روز قیامت میں ہوگا یہی شوق فرمودہ عہد رسول امدم میں واقع ہوا تھا ہی یا تہیات قیامت  
 اور ہی بسبب تہدی کی معجزہ تھا اور دوسری و پھر کی طلب امصر فی لکھی ی اور وہی کہ ملی فی لکھا ہی کہ مینی  
 بخار میں شوق فرمودہ دوسری تاریخ میں دیکھا ہی تو وہ شوق شہر ہوگا کہ جسکو بعضی لوگوں نے لکھا ہی کہ فریہ قیامت کے  
 واقع ہوگا اور وہ شوق شہر جو معجزہ رسول امدم واقع ہوا تھا و عہد م ظاہر ہو چکا ہی لفظ تو مصنف شیخ نے  
 قول کو تردید کیا اور کہا کہ وہی شوق قیامت قیامت ہی تھا جو معجزہ تھا اور یہ آیا قیامت سی نہیں ہی



و بسا ہی ثقی القصر کوی آیت قیامت سی گھا اور چنبا ل نہیں کیا کہ تو اوسوت حوالہ اونون سبے  
 کا مال اندھالی غصہ لیا ہوتا بلکہ کفر و دہانہ الارض لکھا ہوتا اور بس مجھ کو نسبت کان مجھ تو لکھا ہوتا  
 خط کہ سر و دہانہ الارض و غیرہ ہجرات سی نہیں ہیں اور جب کہ کان مجھ سے نہ اسبیل صاف لکھا ہے  
 خودہ شبہ باطل ہو گیا سو کہوں یہ کہ سر و ذیل نظر میں آیت قرآنی لانی ہیں اور قرآن میں خط افتق بصیغہ انھی  
 واضح ہی کہ وہ وقوع ثقی القصر و دلالت کرتا ہی اور یہ کہتی ہیں کہ سر و عدم وقوع پر قائل ہیں سترہویں یہ کہ  
 سر و سینہ ہو کہ بنان عجی اور عربی میں انسر اور دیر جو فی مجرہ اور وقوع شق قمر کی گھا ہی چنانچہ فتح الرحمن  
 ترجمہ قرآن میں زبان فارسی اسی آیت موصوفہ کی ترجمہ میں گھا ہی کہ بصیغہ عبارت یہ ہی نزدیک آمد نیست  
 و شکاف اہ اش ازت بان نہ کہ کا قرآن از حضرت پیغمبر صدام مجرہ طلب کرد و نہ دیا حسابے  
 اہ را دو خطہ ساخت یکی برکہ او پر نویس و دیگر کی برکہ وہ نقصان داد اہ اعظم انتہی آور نع الخیر میں زبان بی یون  
 گھا ہی افتق القصر علی حد رسول اللہ و قریشین فرق فوق الجمل و فرقہ و نہ فقال رسول اللہ صدمہ شہدا  
 انتہی و کلی ہذا القیاس سرور الحزون و بدو بارغہ و غیرہ طعنا یف میں شہیدہ شق القمر کا گھا ہے  
 اور بس نہ اونکی متوہلین فی ہی اثبات کیا ہی چنانچہ رسالت افتق القصر موصوفہ ہا ریسع الدین صاحب  
 فرزند صدام شہور اور معروف ہی اور اکبر ابا دین بطبع خطہ مجری میں من ہو چکا ہی پر بصیغہ قابل  
 ہو غیر دریافت کی امر غیر افقی گھانا چاہی سو یہی غلطی کی کہ نہ طرف افتق القصر ہوا زنی اور دروغ کوئی  
 موتی ہی او پستان اور دروغ فرسی کا فریاد و فاسق با جابل پر ہی جائز نہیں ہی فرض کرد کہ مصنف قیامات  
 بموجب رسم تہساری کی جابل اور مثال و مصل نہی تو ہی پستان تو کسی پر کرنا جائز نہیں ہی انہا رہنویں کہ  
 سر و فی حرف و او کا ج قول و لکن م کی گھا ہی اور مولوی صاحب معتبر من فائدہ صرف مذکور کا خیال  
 نہیں فرمائی کہ وہ صرف لکن پر جاتا ہی تو اعتراض یہ بنا بر مذہب رضی سیکے ہوتا ہی اور دلالت کیا ہی  
 کلام باقی تمام نہیں ہی بصیغہ بدلہ تا فرہ کی اور مولوی صاحب قول افتق القصر صمدتائیس من اللغات کو کلام  
 نام جاتی ہیں اور ما لنگہ و متہر بہ حرف و او کی تمام نہیں ہی چنانچہ علم مخیرم گھا ہی اور بیوسن یہ کہ حرف لکن  
 جہدہ دون واسطی ثبوت قی با قبل کی آما ہی اور با قبل حرف لکن کی ثقی القصر متقی ہی تو ادعا ثبوت و دوسری  
 وصف ہی ہوا یعنی ہونا مجرہ نہیں ہی بلکہ برا معجزہ ہی بسبب اخبار کی اور انکی ثبوت کا نام مجرہ ہے  
 چنانچہ تحقیق طوسی فی مجرہ دین چج تعریف مجرہ کی گھا ہی کہ عبارت او کی یہی ہی ثبوت ایس محبت او  
 او لفظ ایس و مع حسیق المعادہ و ملائقہ الدعوی انتہی اور مولوی صاحب موصوفہ حرف لکن کو  
 نہ کہ مستثان کی سمجھتی ہیں اور ثبوت مجرہ کا واسطی حوالی اخبار کی ترجمانی عبارت معین مالتی میں



نوعی یہ ہوئی کہ شق الفسرد واقع ہو چکا ہی اور مولیٰ اصحاب خلاف اسکی خبر دانی ہیں کہ معروضہ شق قرقا کا قائل ہیں  
 البجب فالجب چھبیسوں پر کہ لفظ شق القریب ہی لفظ کان ہی تو ضمیر لگایا جماع طرف قریب کی نسبت ہی اور انکا ضمیر  
 اسکی کہ موجودہ کی ضمیر طرف شق القریب کی راجح ہی تو وہ قریب ہو گیا شتائیموسین کہ اگر کان کی ضمیر طرف اخبار کی  
 راجح ہوئی تو اخبار قریب کا لازم آدئی گا کہ جملہ ضمائر راجع اول کی طرف شق القریب کی راجح ہیں تو اسکی بھی ضمیر  
 اوسیکل طرف راجح ہونا چاہی انہا میوسین یہ کہ لفظ معجزہ پر بھی جنسا ل فرمایا گا ہری کہ معجزہ اوس ظہور  
 خرق عادت کو کہتی ہیں کہ جو قبیحہ دعویٰ ہو تو سب کے معجزہ کے تعریف میں ظہور یعنی وقوع ہوا ہوا ہی  
 تو ہر کسی کہتی ہیں کہ عدم وقوع کا معنی قائل ہی اوس میوسین یہ کہ تنوین جو معجزہ پر ہی اوس کا بھی خیال نہ فرمایا  
 کہ یہ تنوین لغوی کی ہی لالت اور غلطی کی کر کے ہی تو غلط ہے بصیرت میں سب کے کہ شق نہ معجزہ معجزہ  
 اور اگر اخبار میں الغیب کا معجزہ ہونا مراد ہوتا تو اوس میں غلط نہیں ہی کہ کشف اولیاء کر امر کو بھی محتاج ہے  
 غلط تو معجزہ شق الفسرد کی اور میں سے کہ معجزہ نہ کسی اور جی کے تا یہ ظاہر ہوا ہی اور کسی ولی کی  
 تا یہ نظر رکھو گا میوسین یہ کہ لفظ میں نہ اسیل پر ہی کا ذبا وصف اس امرحت کی نفسہ یا اکثریت اخبار کا  
 اسیل اخبار کی ہوتا ہی وہ حسیق عادت یعنی صرف انتفاع القریب معنی اضافی کی بغیر معجزہ نہیں ہے  
 جیسا کہ علی الارض وغیرہ خوارق معجزہ نہیں ہیں عرف بلحاظ دعویٰ کے معجزہ موتی ہیں درنظر خوارق تو اولیاء  
 کہ کلام وغیرہ سی ہی ہوتا ہی خط اور رسوائی اسکی اور بھی بہت خطایان باعتبار عبارت سابق کی کہ بن میں  
 کہ اوکی گئی ہیں طول ہوتا ہی اسکی لئی شہبہ نظم کی شان اس میدان بیان ہی سپہر کہ اسفند و کربلا  
 کہ جو غلطی معجزہ شق الفسرد کی معجزہ اس عبارت میں جسے یاقین ہیں اسکی شرح سی ہر ظلم قاصر ہی  
 لاکن جو میں غلط وقت یہ کہ سنی یا بہ فتویٰ میں گئی ہیں اسکا مطالعہ فرمائی اور محتجب علم اور  
 غلط محکی لایہ گئی کہ ایک قروین کفہد قافی اور حقایق رکی ہیں اور اس غلط کہنی کا نام مولیٰ اصحاب  
 انکار کہا ہی ع بین تفاوت راہ از کجاست تا کجا کاشش اگر ضی و اثبات طریقیہ لا الہ الا اللہ خیال  
 و طبع میں خبر دانی تو ہی اعتراض معراج پر کرتی کہ کلام میں اولانی ہی اور اسکی بعد الاسی اثبات کجائی  
 اثبات قابل معریں پس میں المعجزات میں تقی ہی اور صرف یقین سی اثبات ہو گئی ہی اصل تو یہ ہے  
 اور مولیٰ اصحاب موصوف کا نسب سید ظاہر یہ پر قول نہیں ہی وہ اپنی عبادت الہی اور علوم الہی کی  
 لطف موصوف ہیں اسلی ایسی ایسی خطائیں فاشش علم ظاہر میں واقع ہوتی ہیں تو اسلی کسی  
 اور معجزہ نے اونکی قول کے مطابق ہرگز کری یا تاک کہ علما بعد آباد کو انکار عبت مہر سی را  
 راہم اور وہ یہ ہنکار عرب الوطی و سافر ہما حلاش امہ علما و ہر یقین را مہر سہ کہ ہو



فخصه بحذف اسانيده ورتبه على ثمانية ابواب سماه الداعي الى اشرف المساعي ولكن لم يسم ذلك كليل  
 من هو ولم يسم به الا المخلص في هذا الزمان مع نفس في الماكن لم يعلوم ومدارس الايمان فليخصه بحذف الزوائد والاسانيده  
 والعصر على عزه الى المسانيح تفسيره في المباني فخصه بشده للعالي وهو وجهه في ديار الهندية بل في كل البلاد  
 الاسلاميه كثر الله تعالى صلواته على هذا العصر وجده وغاب شهوده وتعميت مشايخ ساكني الغرام  
 الى روضات دار السلام وخصته اربعة ابواب في كل باب فصول مني لا ياتي في كل  
 اصول في هذا السال ان ينفع به اهل الدين وعصاة المتبعين وبالله التوفيق قال رضي الله عنه ان كعب بن مالك  
 خلقه عبثا ولم يكره سمعي بل خلقهم لآخر عظيم وخلقهم على السموات والارض والجبال فابين واشفق بينه  
 وحده الانسان على صفه وعجزه عن حله وبار به على خلقه وجعلنا في اكثر الناس بؤلا فجعل من ظهورهم شدة موتته وفتنة  
 قصيرها لذيها صحتها لانعام السمكة لا ينظرون في معرفته موجودهم وحده عليهم ولا في المراء من خلقه جعل في هذه الدار التي هي  
 الى ديار القرار ولا يتفكرون في خلقه تاسم في الدنيا الغائبة وسرته عليهم الى الاخرة الباقية فكلهم باحث في غيبهم  
 داعي اقل وجدهم طول الامل فمان على كلوبهم سوا العمل فكلهم في لذات الدنيا وشهوات النفوس كيف حصل حصوله  
 ومن اى وجلاحت اخذوا ليعلموا فظاهر من الحيوة الدنيا وهم من الاخرة بهم فخلوا نكسوا الله فاكسوا الله فاكسوا الله فاكسوا الله  
 اولئك هم العاكسون واوجب من خلقه من بخلاته بعدد خلقه وكل نفس من انفسه لا قيمة لها اذ هو لم يزل  
 فاذ نزل بالموت اشتد فله الخراب اذ هو ذاب لذاته لا لما سبق من جنباية وسلع من كفر طبعه لم يقدم بحياة فاقوا  
 خسرته فخره ما خلق له فصلا محله على الصفوة قال انه هو الغفور الرحيم وكان له من جنباية ان عذابه هو العذاب الليم  
 وكلهم المفقون فخلقوا له ما يريد ان يبادهم ففقدوا سهم وادخلهم الغيبين بين ما لا عين رأت ولا ذوق طعم  
 قلب بشي في باطنه دل ولا ينفذ بشي بعيش انما هو كخفاث اعلام او كطيف زار في المنام مشوب في النفس من روح  
 ان جعل كليل الكي كثيرة وان تروها احزن شعور انما هي باطن غيبه في صورة تعليم محتوه في سلاله حائل انما هي الخفايا الخفية  
 على الخفايا في نفوس وبل جنة عرضها الارض السموات يسمي خفيين بين ابواب السموات والسموات حسان طيبة في جنات  
 تجري من تحتها الانهار تجري تحتها الخراب البوار واكلوا اعرابا كانهما الياقوت والمرجان فبقدرات ونسب  
 يسمي سافحات او تنحيزات اخذان في حوزة مقصورات في انعام عجيبات مسليات بين الامم وانهما من  
 انفسه ياتي في بشران نجس يذهب العقل مغسه للذات والدين ولذة النظر الى وجه العزيز الرحيم بالتمتع بروية الصبح  
 الذي يروى على الخطاب من الرحمن يسمي المعازف والفساد والاحسان والجلوس على منابر اللؤلؤ والمرجان والزمير  
 يوم الزلزلة يجلوس في مجالس الفسوق مع كل شيطان مرده وقدر المندادى بالاهل بالجهان ان كل من تنعموا فلا تبا سواهم وحيوا  
 فلامتوتوا وقيعوا ولا تظفوا او تشبهوا افلا تهابوا ابتداء المغني  
 ستاخرته ولا تقصد من اهدى الملازمة في هواك لذينة احب الذكر فليكني اللؤلؤم وانما يطلع الغيبين انما  
 في السبع يوم القيامة واما يتبين صفه بالعه يوم المحسرة والندامة اذ احترق المتوتون الى الرحمن وقد اوسى الجبروت

الى جنهم وردا واما الذي السنادي على رؤس الاشهاد فيعلم ان اللزوم من اولى الكرم من بين العباد وقلوبهم المتخلف  
عن هذه الرفقة ما اعد الله لهم من الاكرام وادخر لهم من الفضل والافانم لتعلم اي البضاعة اضع وانه لا خير في حياتهم  
وهو معدود من قط المتاع وتعلم ان القوم قد توسطوا ملكا كبيرا لا تقرب الاافات ولا يلحق الزوال والوفاء بالانبياء المقيم  
في جوار الكبر للفتال فيهم في روضات البحار تعللون وعلى ما شربها تحت المجال يجلسون وعلى الفرش التي بطايتها  
من اسبق يتكلمون وبها العيون يتعمدون وبها انواع الثمار يتفكرون يطوف عليهم ولدان مخدودن بالكوابل البارقي  
وكاس من عين الايصاحون عنما ولا تفرقون او فاكهة ما يتخيرون ولحم طير عايشون وجوهر من كاشا اللؤلؤ والمكنو  
جزاها كانوا يعملون بزيطاط عليهم صيحات من في حب والكوابل فيهما ما تشبه الا انفس من تلك الاعين انهم فيها خالدين  
ما تملقون في حليها في سوق الكساة فلما قلبت الاسام الى الافراد من العباد فوا عجايبها كيف نام طاب لها وكيف  
لم يسمح بهما غلبا وكيف طالب الجيش في هذه الدار بعد سماع اخبارها وكيف قرئت شاق القرار وكن  
معاينة بكارها وكيف قرئت دونها اعيان المشاقيق وكيف صبرت عنها انفس المؤمنين وكيف صدف  
عنما تلوب الكثر العايشين وبأي شئ تعوضت عنها نفوس المعرضين **نشد** في وصف الجنة

ولما ذكرا العزة ان ينالها ومحنت باقودى النفوس وقولم وسد به العيش بين خيامها الفرح لولها الحب لو كنت انهم وسد افراح المحبين عند ما فلا انفسهم ينشأ ولا هي تسام ويشكرهم من غيرهم ان يتشمت وبالذلة الاسماع حين يكلم فان كنت ذا قلب حليل يحبها وقد صار منها تحت جديك هم فكلها منها العين عند ابتلائها وربان انفسان بها القلب غرم تقسم منها الحسن في جمع واسود بجملتها ان استوحشتم اذا قابلت جيش العوم بجهنم فقد ازمان المهر فهو المقتدر	سوى كفوها والرب باخلق احلم فقد ما في حشوها من مسرة وروضاتها والشرقي الروض يسم يديك لك الوادي يهيم صبا به يخاطبهم من فوقهم ويكلم فيا نظرة اهدت الى الوجه نظرة اصدا لها نوراً من النجم عظم ويخرجها من طيبها اذا انشئت فلم يبق الا وصلها لك هم نراها اذا اهدت له حسن وجهها فواكهم شقي طلعها ليس يقد وللور دما قد البسته خدودها فيا حجاب من واحد يتقسم تذكر بالرحمن من هو ناسر فوقى على اعتابه الجيش بهزم ولما جرى ماء الشباب بغصنها	وان حجبتي عنها بكل كرمية واصناف لذات بها تقتسم وسدوا ديمها الذي هو مودة محب يرى ان الصبا به مغنم وسد البصائر ترى الله جرة اين يجد ما يسكنو الحب المتيم فيا لذة الا بصار ان ياقبلت ويا محبلا بعمرين حين تبسم ولا سيما في لقائها عند ضمها يلذ بها قبل الوصال ونسيم عنا قيد من كرم وقنح جنته والفرح ما قد ضمها الرقيق والغنم لها فرق شقي من الحسن حجت فيعطق التيسج لا يتلعم فيا خاطب الحسن اذا كنت راغبا تيمن حجت اذ ليس سيرم
--	---	---



<p>وكن بمنصف الخانيات لعبا لمشك في جنات عدن تاقم واقدم ولا تنفع بعيش منفض ولم يك فيها منزل لك تعلم ولكننا سئى العدة فل تيسر وشطت بدوا طانه فهو معمر وحى على السوق الذى فيه تفتت فقد اسلف التار فيه واسلوا حتى على واو هناك اصبح ومن خالص القبيان لا تقصم فبيننا هم في عيشهم وسرورهم باقطار الجنات لا يتوهم سلام عليكم يسمعون جيعهم تريدون عدى اننى انا ارحم فيطيعهم ثم ايشهد بجهنم كانك لا تدري بلى سوف تعلم</p>	<p>فتعلمي عبا من وونهم وتختم وصحتم بومك اللادنى لملك فى عدى فما تار بالذات من ليس يقدّم فحق على جنات عدن فاقصا تعود الى اوطاننا وسلم واى اغرب فوق خربنا الت المجون ذاك السوق للقوم يعلم وحى على يوم المزيذ الذى به وترتبه من اذخر المسك اعظم وكشبان سبك قد جعلن مقادرا دارز اقوم تجدى عليهم تقسم تجلى بهم رب السطوات جرة باؤ انهم تليها اذ يعلم فقالوا جميعا نحن لسالك الرض عليه تعالى امد فاسد اكرم فان كنت لا تدري ففك مصيبة</p>	<p>وكن ايها مساوما فاقصا تقود بعيد العطر والناس صوم وان ضاقت الدنيا عليك باسرا منازلت الاولى وفيها المقيم وقد زعموا ان الغريب اذ تانى لها تحت الاصدافينا تحكم فما شئت خذ منه بلا مشر له زيارة رب العرش فاليوم موم سنا بر من نور هسناك وفقتو لمن دون اصحاب المنا يعلم اذا هم بنور سلط اشرفت له فيصعد فوق العرش ثم يكلم يقول سلونى ما اشتيت ثم نكل فانت الذى تولى البجبل وترحم فيا باليك عال خمس معل وان كنت تدري فالمصيبة عظم</p>
--	--	--

## الكتاب الأول وفيه فصل

في بيان وجود الجنة الآن لم ينزل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والابواب التي تخرج من الجنة  
والله الشاهد الحديث فاعلموا بالاسلام وابل القصور والازهر على ايقاد ذلك واشتات مستندين في ذلك الى  
خصوص الكتاب الستة وعلم بالضرورة من اخبار الرسل كلهم من اولهم الى آخرهم فانهم حوالا الام اليها وانجوا انما  
الى ان نبغت ثابته من القديري والمقرن فذكرت ان تكون الآن مخلوقة وقالت بل اريد شيئا يوم القيامة وقد دل  
على ذلك من القرآن قوله تعالى ولقد تركنا تركة لآخرى عند سدرة المنتهى عند حاجتنا للكون  
وفي الصحيحين من حديث ثابث في قصة الاسراء ثم انطلق الى جبريل حتى باقى سدة المنتهى فقصها الوان لا ادرى ما هي  
قال ثم دخلت الجنة فاذا فيها جنانة اللولو وازا اكلها المسك فيهما من حديث ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال ان اسلكم اذ مات عرض عليه قعدة بالعداء والعشى ان كان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار  
فمن اهل النار فقال هذا استمك حتى يبيحك الله يوم القيامة وفي الحديث صحيح الحاكم وابن حبان وغيرهم من حديث البراء  
بن عازب فينادى مناد من الساء ان صدق عدي فافرشوا له من الجنة والبسوه من الجنة افعول بالاب الى الجنة قال







[illegible]

فصل فی صفہ ابوالہا و انجادات حق

[illegible]



ولم يكن إلا ثلثين لها أحاد من استمر بها بعد الأجر متحدة أصلاً أو ضمها أو وسطها وهو الفردوس من سقفا العرش لما قال النبي صلى الله عليه وسلم في الصحيح إذا سالتم أحد فاسألوه الفردوس فإنه وسط الجنة وأعلى الجنة وفوق عرش الرحمن من منبر منار الجنة قال أبو الجهم المزني والصواب بضم القاف على أناسم الظرف أي وسفحه ولما كان العرش أقرب إلى الفردوس مما هو من الجنان بحيث لا جنة فوقه دون العرش كان سقفا له دون ما تحته من الجنان وعظم سقفا الجنة وفاتحة الجنة يكون: الصبر. ما زادنا إلى أصلها ما ندرج شيئا فشيئا من فوقه كما قال القاري القرآن أقرأ القرآن فأنزلناه عند أنزله تنزيلاً من الله ليختل شيئين أن يكون منزلة من غير تحفة وإن يكون من غير تكاثره لمختلوه والله أعلم

### فصل في مفتاح الجنة

عن ما ذكره بن حبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أتى الجنة شهادة أن لا إله إلا الله رواه أحمد وذكره البخاري في صحيحه من باب من يهتدي به في الدارين ليس مفتاح الجنة إلا الله قال أبو بكر بن أبي شيبة من مفتاح الجنة ما أتت به من يفتح له أسنان فتح والاربعون وعن انس قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما فتح الجنة قال لا إله إلا الله رواه أحمد وذكره أبو شيبة عن يزيد بن سبرة أن أسيوف مفتاح الجنة وفيه أسنود من حديث معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأداة التي على باب بين أبواب الجنة قلت بلى قال لا حول ولا قوة إلا بالله وقد جعل الله سبحانه لكل مطلوب مفتاحاً من غير جعل مفتاح الصلوة والطهور ومفتاح الحج والأحرام ومفتاح جالب الصدق ومفتاح الجنة التوحيد ومفتاح العلم حسن السؤال من الأصناف ومفتاح النصر والظفر الصبر ومفتاح الرزق الشكر ومفتاح الولاية المحبة ومفتاح الرغبة في الآخرة الزهد في الدنيا ومفتاح الإيمان التفكير فيما دعى إلى التفرقة فيه ومفتاح الفحول على الله إسلام القلب وسلامته له والاضلال في الحب والبغض والفعل والترك ومفتاح حياة القلب تدبر القرآن وإتقن بالأسفار وترك الذنوب ومفتاح حصول الرحمة الاحسان في عبادة الخالق وأسعى في دفع صيده ومفتاح الرزق أسمى مع الاستغفار يتقوى بمفتاح عز طاعة الله وموله ومفتاح الاستعداد للآخرة قصر الأمل بمفتاح كل خير الرغبة في الله والدار الآخرة ومفتاح كل خير حب الدنيا وطول الأمل وهذا الباب عظيم من أشرف أبواب العلم وهو سرقة مفاتيح الخير والشر لا يوفق لمعرفة ومراعاته إلا من علمه حقه وتوقيفه فان الله سبحانه جعل لكل خير وشراً معه أحاديثه في كل مسألة كما جعل الشكر والكبر والاعراض عما جئت الله به رسوله والغفلة عن ذكره والقيام بجمعة مقتضاها النار كما جعل الفقر مفتاح كل شتم وجعل الغنى مفتاح أشر وأعطى لكل نظر في الصور مفتاح الشوق والطلب وجعل الكسب الروتة مفتاح الخيبة والحرمان وجعل الحاسي مفتاح الفقر وجعل اللذات مفتاح الفناء وجعل الشح والحسد مفتاح الجهل وقطعة الرحم وأخذ المال من غير حيلة وجعل الدعاء من عاجل الرسل مفتاح كل خير فضلاً عن هذا ما يؤيد الأبيات بما لا يمكن أن يكون إلا من نفسه في الوجوه من الخير والشر فيفني المصلحان بمعنى كل الاعتناء بمعرفة الله وبهملت مفاتيحه والله من وراء توقيفه وعدله الملك وله الحمد والمنة وأفضل الوسائل على فعله وبه يستند

### فصل في تجميع الجنة ومشتوها

الذي يوفق به الأصحاب بالملحوت وعند دخولها قال تعالى كلا إن كتابنا لك آياتنا التي يتبين بها الحكماء

من يفتح له أسنان فتح









هو معنى الوسيلة وهو صلة هو القرني والقرني واحد ولما كانت أفضل البجته واشرفها واعظمها انوارا قال فضيل بن  
 تميم لما حست البجته كان عرش عبد المولى فيها وقل ابن عباس ان سقعت سلكهم فخرجوا وقال الحسن انك  
 صحت لان قوتك العرش منها فخرج منها البجته والقرني العبدية افضل على سائر الجور وفي الوسيلة من القرني الميراث على المولى  
 قال الكلبي الميراث القرني بالاعمال الصالحة وكشف سجدته على النبي صلى الله عليه وآله وسلم والذين يذبحون ميتة في الحرم  
 الى سبيكة فقولوا ايهم اقرب من القرني وسلكهم لم يكن على سبيكة ولم يكن على سبيكة ولم يكن على سبيكة ولم يكن على سبيكة  
 لخشية وخوفهم له محبة كانت منزلة اقرب المنازل الى الله تعالى اصل ورجع في البجته وقوله عليه يروى  
 عليه وله فمن روى بالامام فبما حصلت لوسن وادع على فبما وقعت عليه شفا ستم

### فصل في عرض ارب تعالى سلعنا الجنة

على عباده ومنها الذي عليه منهم وعقد التابع الذي وقع بين المؤمنين وبينهم قال تعالى يا ايها الله اشهد  
 من المؤمنين انفسهم واموالهم انهم اجمعون في سبيل الله فيقتلون  
 ويقتلون وعدا على حصى النجاسة واكوا حبل والقرآن ومن اوفى بعهده  
 فاستبقوا في ايديكم كما الذي يايعلمون وذلك هو العقد العظيم فعمل سمانه لهما البجته فمنا  
 النفوس المؤمنين اموالهم حيث اؤايد له فافيد استحقاق الثمن وعقد معهم هذا العقد واكد به اذاع من التاكيد وكادته  
 ان وصيقت الماضى واصنافه الى نفسه وانه هو الذي يشتري هذا المبيع واكد به تسليم هذا الثمن والاثنان يعلو  
 الفتي للوجوب اعلاما بان ذلك حق عليه اتمه هو على نفسه والاقتداء بحل هذا الوعد وانه في فضل كتب النور والاول  
 والقرآن والامر بان يشرب ويؤثر بغيره فبما يشاء من قد تم له العقد ولم يثبت في خيار ولا يعرض له  
 بالفسخ والاختار بان ذلك المبيع هو الفوز العظيم والمبيع فبما يشاء من قد تم له العقد ولم يثبت في خيار ولا يعرض له  
 ذكر سبحانه اهل هذا العقد وهم دون غيرهم وهم السابغون مائكة والعابدون له بما يجب المكدون له على ما يجوز ما يكون  
 السابغون وفخرت السابغ بالصليام والسفر في طلب العلم وبما هو دواب الطاعة والتحقيق فيها انما سياتى القلب  
 في ذكر الله ومحبة الالاء باليه والشوق الى لقائه وترتب عليه اكل ما ذكر من الافعال فالسلطة النفس والعبادة المشي  
 والتمس جهات النعيم والسفر في هذا العقد فبما يشاء من قد تم له العقد ولم يثبت في خيار ولا يعرض له  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فان لم يكن في المنزل الا ان سلط الله فبما يشاء من قد تم له العقد ولم يثبت في خيار ولا يعرض له  
 الى النعيم من حديث انس قال جاءه عراقي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ثمن البجته قال لا والله وشواهد  
 هذا الحديث كثيرة جدا وفي الصحيحين من حديث ابى هريرة ان اعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله  
 وتبني على عمل اذا علمت دخلت البجته قال نعم يا رسول الله لا تشرك بشيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤتي الزكاة المفروضة وتقوم  
 رمضان قال لانه في نفسي سبيد لا ازال في هذا شيئا ابد الا انقص فلو اني قال من جتر ان ينظر الى رجل من اهل الجنة  
 فليظفر لي بها وفي مسلم عن جابر قال قال النعمان بن قيس الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هل لي من الجنة



برسم قبلك صلح لهم التوسل الى سوال ما وعدهم به والنجاة من هذا به وهذا ما عظم من اواب التوحيد لا يلجأ الى العالمين  
 وتظهر هذه الآية في سوال ما وعد به قول تعالى قل اذ لك ختمت ام حنة الخلد التي وعد المتقين كانت  
 كحجر آء ومحصلا لهم فيها يكفشا عن خالدين كان على ريتك وعد المتقين كان يسال  
 عباده المؤمنين ويسالهم اياه ملائكة لهم فاجبة تسال ربهما اهلها واهلها يسالون اياها والملائكة تسالهم والرسول  
 يسالون اياها لا تبايعهم ويوم القيامة يقيمهم بحججهم بين يديه يشفعون فيها لعباده المؤمنين في ذواتهم ملكه والرب  
 حيمته وامعانه وجوده وكرمه واعطائه مسائل ما هو من لوازم اسمائه وصفاته واقضائها لاربابها وتعلقها بما غلب  
 تقطيلها عن آثارها واحكامها فالرب تعالى جواد له الجود كله يجب ان يسال لطلبه من غير خباله فيخلق من يسال  
 والهم سواله وخلق له يسال اياه فهو خالق المسائل وسواله وسؤاله واجب غلبه اليك كثرهم وافضلهم له سوالا ولما  
 احيى عليه العبد في السؤال احبه وقربه واعطاه وفي الحديث من لم يسال الله يغضب عليه فلا الله الا الله اي بهانية  
 جنت القواعد الفاسدة على الايمان ومالت بين القلوب بين معرفة ربه واسائه وصفاته كماله وفخوته جلالة  
 روى ابو نعيم عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سلم يسال الله الجنة ثلاثا الا قال الجنة  
 اللهم ادخله الجنة ومن استجار بالله من النار ثلاثا قالت النار اللهم اجره من النار رواه الترمذي والنسائي وابن جبر  
 وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال الله الجنة في يوم سبع مرات الا قالت الجنة يا رب  
 ان عبدك فلان اسأني فادخلني رواد الحسن بن سفيان عن عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استجاب ربه النار  
 سبع مرات الا قالت النار يا رب ان عبدك فلانا استجارني فاجره ولا يسال عبد الجنة سبع مرات الا قالت الجنة يا رب  
 ان عبدك فلانا سألني فادخله الجنة رواه ابو يعلى الموصلي واسناده على شرط الصحيحين وعنه قال قال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم من قال اسال الله الجنة سبع مرات الجنة له اللهم ادخله الجنة رواه ابو داود وفي مسنده وروى الحسن بن سفيان  
 عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر واسال الله الجنة واستعذ به من النار فاستمعوا  
 وان العباد اكثر من الله الجنة قالت الجنة يا رب عبدك فلان الذي سالتك فاسكنه اياي وتقول النار يا رب عبدك  
 فلان الذي استعذ بك مني فاعذه وقد كان جهنم من اسلف لا يسالون الجنة ويقولون حسبنا ان يحرقنا من النارهم  
 ابو الصميصا وصلة بن اشيم قال اللهم اجري من النار واشتلي محترى يسالك الجنة ومنهم عطاء السلي كان لا يسال الله الجنة  
 فقال له صلح المري ان ابان حديثي عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم يقول ادع رجب انظر واني بدويان هدي فمن  
 رايتموه سألني الجنة اعطيتهم ومن استعذاني من النار اعذت فقال خطا لعاني ان يحرقني من النار ذكرا ابو نعيم في  
 حديث جابر في قصة صلوة معاذ وتطويل ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للفقي يعني الذي تشكاه كيف تصنع يا ابن  
 ابي اسلميت قال انما فاتح الكتاب اسال الله الجنة واخوذ به من النار واني لا ادري ما دندنتك ودندته معاذ  
 صلى الله عليه وسلم اني ومعاذ حولنا ندندن رواه ابو داود وعن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 لا يسال بوجه الله الا الجنة اخرجه ابو داود وتقدم حديث عبد الملك بن اشيم فروا فيه اشتقت الى اولياي فجلت الي



عند أهل التفسير نحو دار الحيوة التي لا موت فيها قالوا لا يدخل الجنة على أن الحيوان ينجى بالحيوة قال ابن حنبل وأبو حنيفة  
 لأنها لا تنقيض فيها ولا تغاير لما فيكون الحيوة مصدر على هذا ويجعل أن يكون المعنى أنها الدار التي لا تنقضي ولا تنقطع ولا  
 كما تعنى الإحياء في هذه الدنيا فهي حق بهذا الاسم من الحيوان الذي ينجى ويحيى الثامن الفردوس قال تعالى  
 أولئك هم الوارثون الذين يرثون الفردوس وهم فيها خالدون وقال تعالى أولئك الذين  
 آمنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس نزلاً ولهم فيها ما يشاءون من الثمرات  
 ويقال على أصلها وأصلها ما كانا حق بهذا الاسم من غير من الجنات وأصلها البستان الفردوس البساتين قال العجب  
 البستان الذي فيها ألعاب قال ليرث ذات كرم وقال الضحاك هي الجنة الملقبة بالأشجار وهو اختيار المبرور وقال الجاهل  
 هو البستان بالرومية وانتداه الزجاج صحيح أنه البستان الذي يخرج كل يكون في البساتين التاسع جنات النعيم  
 قال تعالى أولئك الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات تجري من تحتها الأنهار فيها  
 الجنات لما تصف من الأنواع التي يتعم بها من المأكول والمشروب الملبوس والصور والرائحة الطيبة والمنظر الجميل  
 والمسكن الواسع وغير ذلك من النعيم الظاهر والباطن العاشر المقام الأمين قال تعالى أولئك المستقيمين في  
 مقام أمين فالقائم موضع الإقامة والأمين الآمن من كل سوء ومكر ومن الزوال والخراب والأفراح والنقص  
 وأهل آمنون فيه من الخروج والبغض والكدر والبلاء الأمين الذي قد آمن بالله في حادثة منه سواء ما لم يكن في  
 سبحانه الآمن في هذه الآية وفي قوله تعالى أولئك هم الذين آمنوا وعملوا الصالحات  
 انقطاع النكاهة من الخروج منها ومن الموت الحادي عشر مقعد الصدق وقدم الصدق قال تعالى  
 أولئك هم الذين آمنوا وعملوا الصالحات هم في مقعد صدق ومن موضوع هذا اللفظ في كلامهم لصحة الكمال وهو الصدق  
 في الحديث والصدق في العمل والصدق الذي يصدق قولها لعل في مقوم الصدق بالجنة والأعمال التي تنال الجنة  
 وبالسابقة التي سبقت لهم من الله بالرسول الذي على يده وبها يتناولوا ذلك التحقيق أن الجميع حق ولسان صدق  
 أشارت إلى مطالعة الواقع وهذا الصدق محرم هو الذي يكون صاحبه فيضاً من الله وهذا من النفع الدائم للعبد فإنه  
 لا يزال وأخلاقاً في آخر جوارحهم لم يمت في قوله وخروجهما لله والله كان قد أدخل مدخل صدق وأخرجهم مخرج صدق

## فصل في عدد الجنات

وأما الجنان جنات من ذهب وجنة من فضة والجنة اسم شامل لجميع ما حوت من البساتين والمسكن في القصور  
 جنات كثيرة جداً كما في حديث انس رضي الله عنه أنها جنات وإن بابك أصاب الفردوس الأولى أخرجه البخاري في صحيحه  
 من حديث أبي موسى الأشعري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جنات من ذهب آتيتهم وعليتهم وأفيحوا وخبثان من فضة  
 آتيتهم وعليتهم وأفيحوا ما بين القوم وبين أن ينظروا إلى ربهم إلا راء الكبرياء على وجهه في جنة عدن قال تعالى ولهم فيها  
 مقامهم يكرمون وهم فيها خالدون وذكرهم كجنتان فمنه ما راجع قالت طائفة من روافد ما يقرّب منها  
 إلى العرش فيكونان فوقها وقالت طائفة تحتها وهذا في الجنة العرب في الصلح دون تفيض فوق ويقال من هذا ما يقرّب منه









فصل في ذكر السائقين من هذه الامم الى الجذوة صغرة

في الصحيحين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول ذفر يخرج من صورته على صورة القمريّة البقرة  
ولا يتخولن فيها ولا يتخولون فيها أقيمتهم وأشياطهم الذهب الغفصة وحماهم المانعة وهم المسك وكل واحد منهم  
زوجه من يرى محسوسا كما في راء الرحمن الحسن الاختلاف بينهم ولا يتباخض قلوبهم على قلب بل واحد يحسن للحد كقوة  
وحشيتة وفيها البضاعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول ذفر يخرج من صورته القمريّة البقرة والذين يأنسون  
على أشد كلب يرى في السماء أضادة لا يتخولون ولا يتخولون ولا يتخولون وأشياطهم الذهب الغفصة وهم المسك  
وحماهم المانعة وأزواجهم الحور العين اختلاصهم على خلق رجل واحد على صورة أبيهم آدم ستون ذراعا في السما وروى شعبة  
وتحسين عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول من يدعى إلى الجنة يوم القيامة المحمّدون الذين يحسنون  
في السر والعلانية وروى أحمد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرض على أول ثلثة من بنى يخلون الجنة  
ولول ثلثة يخلون النار فأما أول ثلثة يخلون الجنة فالشؤيد وعبدة ملوك لم يشغلهم ريق الدنيا عن طاعة ربهم فغير متغفروا  
ولول ثلثة يخلون النار فأما أول ثلثة يخلون النار فثلاثة من بني النضير فمروا في يومهم في سنده والعطير  
في حجره واللفظ له عن ابن عمر فيقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل تدرون أول من يدخل الجنة قال الله ورسوله ثم  
قال فقالوا بلواجر من الذين عفى عنهم الكفار وميوت أحد بهم وما جنتي صدره لا يستطيع لها قضاء تقول الملائكة ربنا  
نحن الملائكة فخرتك وسكان جهنم لا ندخلهم الجنة قبلنا فيقول عبادي لا تشركوا في شيئا تنقي بهم المكاره يموت  
أحد بهم وما جنتي في صدره لا يستطيع لها قضاء فعند ذلك تدخل عليهم الملائكة من كل باب سلام عليكم يا صبيحة ترقيم حقي الدار  
ولما ذكر الله تعالى أصناف نبي آدم سعيد ثم مؤثنيهم قسم سعداء بهم المقسمين سابقين أصحاب الأيمن فقال السابغون  
السابقون فيه ثلثة أقوال أحدا يكون الخزف ولواك المقربون الثاني أن يكون السابقون الأول سبعة وألفا  
خلفه على حد قولك زيد زيد ومنسح إذا الناس ثلث الزمان ثمان ويطول السبعة والكثالث أن يكون سبق الأول  
خلفه الثاني أي السابقون في الدنيا إلى الخيرات بهم السابقون يوم القيامة إلى الجنات والسابقون إلى الملائك  
بهم السابقون إلى الجنان وهذا ما ظهر وروى أحمد والترمذي ومحمد بن حنبل بن أبيه بن أبيه قال صح رسول الله صلى الله  
عليه وسلم فدخلوا فقال يا بلال بهم سبقتي إلى الجنة فدخلت الجنة خط الاستمعت خشفتك نامي ودخلت البارحة  
خشفتك نامي فأتيت على قصر من مشرق من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لرجل عربي قلت لأعربي فقلت من هذا القصر  
قالوا لرجل من قريش قلت لأعربي فقلت من هذا القصر قالوا لرجل من أمية محمد صلى الله عليه وسلم قلت أنا محمد ومن هذا القصر  
قالوا العرمين الخطاب فقال بلال يا رسول الله ما أذنك خط الاستمعت خشفتك نامي فقلت خط الاستمعت خشفتك  
ورأيت ابن عمر على كعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قيل تنقي ذهاب القبول والتصديق لا يدل على أن أحدا  
يسبق رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الجنة وتقدم بلال من بعده لأن الملائكة كان يدعو إلى الله لا بالآذان فبعثهم  
أذنهم من يدى النبي صلى الله عليه وسلم فقدم فدخله ثلثين بيعة كاجبة كاجبة وقد روى في حديث ابن أبي عمير



ثم ذكر اصناف المؤمنين فذكر بزرهم للاهل في حالتي المسرة واليسرة الشدة والرخاوة وذكر ان اذا هم للناس في الضيق  
والكظم وجس الانقام بالغير ثم ذكر عاهم بينهم وبين ربهم في ذنوبهم وانما اذ احسنت منهم فاجابوا بكلمة الله التي توتروا  
وتكلموا امره وقال تعالى والذين آمنوا من المهاجرين والذين آمنوا من انصارهم الذين آمنوا من انصارهم  
يا حسان رضي الله عنهم ورضوا عنه واعلم انهم جنت في حجب من تحتها الا انها راحل  
فيها ابدا ذلك القول العظيم فذكر تعالى انه اعاد للمهاجرين والانصار واتباعهم باحسان فقال  
من خرج من بيته وقال يا ايها المؤمنون الذين آمنوا فليكن الله ورجل فليكن الله ورجل فليكن الله ورجل فليكن الله  
عليكم من انتم اذ كنتم ايماناً وعلى ربيهم يوقوا كلون الذين يوقون الصلاة وصفا  
راقت انهم يوقون ذلك وليكن هم المؤمنون حقاً لهم درجات عند ربهم ومنهم  
في ربي فيهم فوصفهم باحسانه وعلما وادوا وحملوه في سلم عن عمر بن الخطاب قال لما كان يوم  
اقبل انفس من محابة النبي صلى الله عليه وسلم فكلوا افلاان شهيد وفلان شهيد حتى مر واحدا على رجل فقالوا افلاان شهيد فقال صلى  
عليه وسلم كلاني رايت في النار في برودة علمها او حباقة ثم قال يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس ان لا يدخل الجنة  
الا اخرون قال فخرجت فناديت وللحمارى سمعاه وفي يومين من حديث ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
امر بالابناء في الناس ان لا يدخل الجنة الا انفس سلة وفي بعض طرق مؤمنة وفي الحديث قصته وفي سلم من حديث  
عياض بن حمار لما شئ بان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم في خطبة الا ان ربي امرني ان اعلمكم ما جعلتم  
مما علمني من ابي بكر اكل اكل خلعت عبا لعل والى خلعت عبا لى خلفاء كلهم وانتم اتمم الشياطين فاختارتم من بينهم  
وحسنت عليهم ما احللت انهم تهم ان لا يشركوا بالي بال منزل به سلطانا وان الله نظر الى اهل الارض فقسّم عربهم  
وجهمهم الا بقايا من اهل الكتاب قال يا ابن الخطاب لا يتليك لا يتلي بك وانزلت عليك كتابا لا يغسله الا بقرآنه  
ويقظان وان الله امرني بان احرف قرآنا فقلت رب اذا شئت لوارسى فبدعه خيرة قال فخرجه كما اخرج  
وا عنهم بينك الفقه فسينفق عليك وابيت حيثما ابغت خمسة مثله وقال بين اهلنا من هذا قال اهل  
ثلاثة فوسلطان مقسط مستصدق يوفق ويرجل جميع رقيق القلب لكل في قرني وسلم غضيف متعفف ذو حيال  
واهل النار خسة الضمير الذي لا يزل يذم الذين هم فيكم تبعا للذين بالوا والاولاد والاولاد الذي لا يخفى بطبعه وان  
وقى الاخوانه رجل الا تصح والاسم الا وادوا وماك من اهلك ما لك وذكر البخل والكذب الشذية الفحاش وان الله  
اوحى الى ان قواصموا حتى لا يخرج احد ولا يخفى احد على احد وفي الصحيحين عن حديث حارثة بن دهر قال سمعت رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يقول الا اخبركم باهل الجنة ضيف متعفف لو قسم على الله ليرة الا اخبركم باهل النار كل رجل جونا  
متكبر ودوي صم عن ابن عمر بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اهل النار كل جعري جواد متكبر جامع  
شبع باهل الجنة الضعفاء الضعفاء ودوي خلع من غير حاس قال اهل بيوت الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم  
بما لكم من اهل الجنة النبي في الجنة والصديق في الجنة والشهيد في الجنة والرجل يزود راحته في اية المصراة وما لا يشه

في الجنة ونسألوكم من أهل الجنة والودود والودود الذي اذ غضبوا وغضبت جارات حتى تضع يدك في يديز وجها ثم يقول  
لا اذوق غصصا حتى ترضى اخبرني النسائي من هذا الحديث فضل النساء خاصة وباقي الحديث على شرطه وروى احمد  
بسند صحيح عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان أهل النار كل جفري جفرا مستكبر جاع منع واهل الجنة اضعاف  
المخلوبين روى ابن ماجه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة من ماء اذنيه من ثناوا الناس  
خير او هو يصنع فاهل النار من ماء اذنيه من ثناوا الناس شر او هو يصنع وفي الصحيحين عن انس بن مالك قال عرض الجنة  
فاثنى عليها اخبرنا قال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت ومرتبة فاقثنى عليها بشر فقال وجبت  
وجبت وجبت فقال عمر ذلك ابني وامي مرتبة فاقثنى عليها خيل قلت وجبت ومرتبة فاقثنى عليها بشر فقلت وجبت  
فقال من اثنيت عليه خيرا وجبت له الجنة ومن اثنيت عليه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله في الارض وفي الحديث  
يوشك ان يسلوا اهل الجنة من اهل النار قالوا كيف يا رسول الله قال بالنار الحسن والنساء السي وبأجملة  
فاهل الجنة اربعة اصناف فذكرهم الله فقلوبهم من يطعم الله والرسول فاولئك مع الذين اتهم الله انهم لم يكونوا  
من المؤمنين والذين يقينوا والشهداء والصلوة في حسن والذين كفوا عن الفواحش والنفس الامارة

### فصل في اهل الجنة اجملة امه محمد صلى الله عليه وسلم

في الصحيحين عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ان اهل الجنة  
قال لما رضون ان يكونوا ثلث اهل الجنة قال فذكرنا ثم قال اني لارجو ان يكونوا شطر اهل الجنة وسأخبركم من ذلك  
ما المسلمون في الكفار الاكثروا يعني في ثور اسود واكثروا سودا في ثور ابيض هذا لفظ مسلم ومن برئته بن المسيب  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صنف هذه الامة منها ثمانون صنفنا واه احمد والترمذي  
واسناده على شرط الصحيح ورواه الطبراني في صحيحه عن حديث ابن عباس في سنة خالد بن زيد الجليل وقد تحلفتم في واه  
ابن عباس حديث ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انتم يوم اهل الجنة لكم ولناسا الناس ثلثة اربعا  
قالوا اريد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كيف انتم ثلثنا قالوا اذكركم قال كيف انتم الشطر لكم قالوا اذكركم قال اهل الجنة  
عشرون ومائة صنف لكم منها ثمانون صنفنا قال الطبراني في تفسيره عبد الواحد بن زياد وروى حميد بن عبد الله بن اسحق بن عمار  
قال لما نزلت ثلثة من الاولين في ثلثة من الاخير قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم يوم اهل الجنة انتم ثلث اهل الجنة انتم  
نصف اهل الجنة انتم ثلث اهل الجنة قال الطبراني في تفسيره قصاص بن الربيع عن النبي صلى الله عليه وسلم انتم ثلث اهل الجنة انتم  
عن ابي عن حميد بن الربيع عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اهل الجنة عشرون ومائة صنف انتم ثمانون صنفنا  
وقد روي الاحاديث قد رقت طرقها واختلفت منها جدا وصح سند بعضها ولا تاني فيها وبين حديث الشطر  
لاذ صلى الله عليه وآله وسلم رجلا ولا ان يكونوا شطر اهل الجنة فاعطاه الله وزاد عليه سدا آخر وروى  
احمد عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان يكون من يتبعني من  
استي يوم القيامة ربع اهل الجنة من كبرنا فاعطاه الله وزاد عليه سدا آخر وروى



في الصحيحين عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة من أتى زمرتهم سبعون الفاضل فيهم  
اضافة القرطبي العهد فقامت بن محمد بن الاسدي يرفع غمرة عليه فقال يا رسول الله انك بمجلى منهم فقال  
صلى الله عليه وسلم اللهم اجعلهم من قدامي بل من الانصار فقال ادع الله انك بمجلى منهم فقال سبك بها عكاشة وقبها  
من حديث سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يدخل الجنة من أتى سبعون الفاضل فيهم سبك بها  
أحد منهم حتى يدخل اولهم وآخرهم الجنة ووجههم على صورة القرطبي العهد فندهى الزمرة الاولى ووجههم فخلو نسا  
بغير حساب الدليل عليه ثابت في الصحيحين في السياق اسلم من ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عرضت على الام  
قزيت النبي وسعد بن رواحة النبي وسعد الهذلي والزهري في النبي وليس معه احد اذ فرغ في سواد عظيم فطفت انهم مني فخل  
في امرتي وقور ولكن انظر الى الماتق فظنرت فأتوا سواد عظيم فقبل لي بوجهك وسبعون الفاضل فيهم فخلو نسا  
والعذاب ثم نفض فخل فخر في من الناس في اولئك الذين يدخلون الجنة بغير حساب للعذاب فقال بعضهم فلم يعلم الذين  
محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعضهم فلم يعلم الذين ولدوا في الاسلام فلم يشركوا بالله فذكره الاشيلة فخرج عليهم  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الذي تخوضون فيه لا خيرة فقال هم الذين لا يرقون ولا يسترقون ولا يتغيرون ولا يغيرون ولا ي  
ربهم فخلو نسا فقامت بن محمد بن الحسن فقال ادع الله انك بمجلى منهم فقال انت منهم ثم قام رجل آخر فقال ادع الله انك  
منهم فقال سبك بها عكاشة وليس عند البخاري لا يرقون قال شيخنا جواد الصواب فله الملاحظة وقعت تحت في الحديث  
وبى فخلو نسا بعض الرواة وقد في رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول واذن له في الرقي وقال لا باس بها ما لم يكن شرك  
واستأذنه فيها فقال من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه فالراقي محمد بن المسترق سائل راج فنع الخير والتمسك  
يتا في ذلك فان قيل فبأيه قد رقت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بل قد قيل اصل ولكن هو لم يترق وهو صلى الله  
عليه وسلم لم يزل لا يترق فقام راق انما قال لا يطالبون من احدان بقرهم وفي اقتناصه صلى الله عليه وسلم ان يقول الجبل بال  
سلباب فطلب فبأيه ليس من الله في سلم من الجبل من جليل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الجنة من أتى  
سبعون الفاضل فيهم سبك بها فخلو نسا فقال هم الذين لا يرقون ولا يسترقون ولا يتغيرون ولا يغيرون ولا يغيرون ولا يغيرون  
وروي في نسخة من ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت على الام بالموسم فخرت  
على النبي ثم رايهم فاجبت انهم قد اذوا السهل فاجبل فقال ارضيت يا محمد فخلو نسا قال من هو لا وسيد الفاضل  
بغير حساب في الحديث فخلو نسا فقام راق انما قال لا يطالبون من احدان بقرهم وفي اقتناصه صلى الله عليه وسلم ان يقول الجبل بال

**باب في حديث الرب تبارك وتعالى الذين يدخلون الجنة**

روى في نسخة من ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وعد لي برقي ان يدخل الجنة من  
أتى سبعين الفاضل فيهم سبك بها فخلو نسا فقال هم الذين لا يرقون ولا يسترقون ولا يتغيرون ولا يغيرون ولا يغيرون ولا يغيرون  
من هياش وانما يخاف من تلبسهم فخلو نسا فقام راق انما قال لا يطالبون من احدان بقرهم وفي اقتناصه صلى الله عليه وسلم ان يقول الجبل بال  
روى لا يكون من هياش من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله وعدني ان يدخل الجنة من أتى سبعين الفاضل فيهم سبك بها





وعزني وجلاي لا يضر نك ولو بعد صديق روى ابو بكر بن مردويه عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل  
 من بني لحي يبيع الحمير ويبيع الملباس لا تبلى ثيابه ولا يضي شبا بقليل يا رسول الله كيف بناؤنا قال لبنته من ذهب  
 ولبنته من فضة ملاطها مسكاً ذفر وجصباؤها اللؤلؤ والياقوت وترابها الزعفران هكذا جارية في هذه الاسواق ان ترابها  
 الزعفران وكذلك دوى يزيد بن زريع عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبنته من ذهب لبنته من فضة  
 ترابها الزعفران ولطيفها المسك في الصحيحين عن ابى ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ادخلت البجعة فاذا فيها جارية  
 اللؤلؤ واذا ترابها المسك وهو قطعة من حديث المعراج وروى سلم عن ابى سعيد اخذ رضى الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 سال ابن عباس عن ترب البجعة فقال ذكرت بغيرا مسك خالص فقال صدق وروى سفيان بن عيينة عن جابر بن عبد الله  
 في قصة اليهودي دخل النجاشي فاباهوا بالانعام ثم قد غرته اهل النار فقال صلى الله عليه وسلم بيديك يميني ما هكذا  
 وقطر واحدة في تسعة عشر فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بعضكم قالوا البجعة فقال البجعة من الدركمة  
 ثلث صفات في تربها الاقراض بيننا فذهب ما نفع من ايسلف الى ان تربها مستغنىة للثويعين المسك الزعفران  
 قال ان نبي بن سبي البجعة ترابها المسك الزعفران ويحمل صنديقين آخرين احدهما ان يكون التراب من زعفران فاذا جرد من  
 سار سكاو الطين يسمى ترابا ويدل على ذلك قوله ملاطها المسك الملاط الطين يدل عليه ان في حديثه العللين زيارتها الكوفة  
 ولطيفها المسك فلو كانت تربها لطيفة وماؤها لطيفاً فانضم احدهما الى الآخر حدث لما طيب آخر فصار سكاو الثاني ان يكون  
 زعفراناً باعتبار اللون مسكاً باعتبار الرائحة وهذا من حسن شيء يكون البهجة والاشراق في كون الزعفران والرائحة  
 رائحة المسك فكذلك يشبهها بالدركمة هو الخبز الصافي الذي يضرب لونه الى صفرة مع لينها ونعومتها وهو عني فاذا كره  
 سفيان بن عيينة عن مجاهد ارض البجعة من فضة وترابها المسك فاللون في البياض لون الفضة والرائحة رائحة المسك  
 وروى ابن ابى الدنيا عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ارض البجعة ريفها صخورا كالجوهر وقدرها  
 بالمسك مثل كشبان الرمل فيها انما رطوة فتجتمع فيها اهل البجعة ادناهم واخرهم فيتعارفون فيبعث الله ريح الرائحة  
 فتخرج عليهم ريح المسك فخرج الرسل الى زوجته وقاداد احسن وطيبا فيقول لقد خرجت من عندى انما كعبتي انا الان شد  
 احبابا وروى ابن ابى شيبة عن ابن عمر قال قيل يا رسول الله كيف بنا البجعة قال لبنته من فضة ولبنته من ذهب ملاطها مسك  
 وجصباؤها اللؤلؤ والياقوت وترابها الزعفران روى ابو الشيخ عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 ان الله يخلق جنات عدن بيده وينال البنت من ذهب ولبنته من فضة وحمل ملاطها المسك لا ذفر وترابها الزعفران وجصباؤها  
 اللؤلؤ ثم قال لما تحلى فقال قد افعل اللؤلؤون فقالت الملكة طوبى لك بمنزل الملوك روى ابو الشيخ عن ابى جعفر  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت ليلتي رويها حبل انهم ينسكوا في عن البجعة قال فاخبرهم انها من دقة بغيرا وان  
 عتيان الذهب فان كان محفوظا في ارض كهنيتين كهنيتين فيكون جبريل اخبرنا باعلى كهنيتين افضلها والله اعلم

### فصل في ذكر نوارها وبياضها

روى احمد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خلق البجعة بيضاء واحب الي ان اصب البياض

فليبس احيواكم وكفنوا ايها موتاكم ثم امرهم عاء الشاة فجمعت فقال من كان ذنبا فمضوا فليخط بها بيضا فجاروا بها  
فقال يا رسول الله اني اتخذت خماسودا فلما راها تخوف قال عفرى اى يفضى وذكرا ابو نعيم من حديث ابن عباس رضي الله  
عنهما ايجد بيضا وادان احب للون الى الله البياض فليبس احيواكم وكفنوا موتاكم وقل ساكنا ابن عباس اني ارجو  
قال جرد بيضا من فضة كان امرأة قال قلت لابي قال ارايت الساعنة التي يكون فيها طلح من الشمس فذلك نورها  
الا انها ليس فيها شمس ولا زهر وفي حديث ابي بن عامر الطويل الذي رواه عبد الله بن عمر بن قيس قال وفي الشمس  
والقمر والارض وها هو احد فقال قلت يا رسول الله فم من يصير قال المشاكس ما تكذب في ذلك طلح الشمس في يوم  
اشترت الارض وها هي البهائم وفي ابن ماجه من مسانيد بن زيد يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا شمر الخنزير ان يجمعه  
لا خطر له اى ورب الكعبة فوريته الا اوريته بانه يمتزج بغيره من طهر وشره وفضيلة وزوج حسنا وحبيلة وحل في خنزير  
في ابد في دار سليمة وفاكهة وخضرة وحبرة ونعمته في حمله عالية بهيمة قالوا نعم يا رسول الله لمن اشعرون لها  
قال قالوا ان شاء الله قال القوم ان شاء الله ورواه النضر ايضا في مسند وقال العفرى في مسند عبد الله بن عمر في مسند الامام  
عنه

### فصل في خبرها وقصدها مقاصدها وخيامها

قال تعالى الذين اتفقوا انكهم فمخوف من فوقها غش فمخيفة بناء حقيقة الخلاء وهم  
النفوس ان ذلك تشيل وان ليس هناك بناء بل تصور النفوس غرافا سنية كالسلايل بعضها فوق بعض كانها ينظر  
اليها عيانا وسنية صفعة للفرقة الاولى والثانية اى لهم منازل مرتفعة وفوقها منازل ارفع منها وقال تعالى اولئك  
يخضعون لها وهم فيها مساكنهم واتوا لغيرهم منسكس كالمجته وقال تعالى فاولئك كهذه جنات الخوضعت  
يساكنا واوهم في العنقايت اموتون ه وقال تعالى ومسكسك طليعة في جنته عذون وقال تعالى  
عن امرأة مشرحة من ربياتين لي عندك بيتا في الجنة وروى الترمذي واستقر عن علي قال قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة عفرى فري ظهورا من ظهورها ويطونها من ظهورها فقام عرابي فقال  
لمن يى يا رسول الله قال لمن يتيب الكلام واطعم الطعام وصلى الليل والناس نيام وروى الطبراني عن ابي  
مالك الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة عفرى فري ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها  
احد لها الدرس واطعم الطعام وادام الصيام وصلى الليل والناس نيام ورواه ابن عباس عن ابن عمر بن الخطاب بن  
اطاب الكلام واطعم الطعام وادام الصيام والناس نيام قال محمد بن عبد الواحد بن وهب عن اسناد حسن وقد تقدم حديث  
ابى سعيد ان ابا الجحفة ليرتاون ابا العفرى من فوقهم وفي الصحيحين من حديث ابى موسى الاشعري عن النبي صلى الله  
عليه وسلم قال ان الخوض في الجنة خير من الكوفة واحدة مخوفة طولها ستون ميلا الخوض فيها اهلون بطيخ عليهم لان  
غلايمى يصوم ايضا وقد تقدم قوله صلى الله عليه وسلم في الصحيحين من حديث ابى سعيد بنى مسجد ابى عبد الله في الجنة وقولنى في مسند  
ابى موسى يقول المشرك لمن جده واسترجع عذوت وولد عابثا الصبى فيباني في الجنة وموهو بيت محمد ومن حديث  
ابن ابي اوفى وابى هريرة وعائشة ان جبريل قال للنبي صلى الله عليه وسلم انه خير نبي اقرأ السلام من بهاد وامر ان جبريل









[illegible]

الباب الثالث وفيه فصول

[illegible]

۴۰۰ فی ذکر بیچ الجنة ومن مسيرة كمر تشق

روی الطرانی من ابن معروف بن نبی علی اندلس و کلم کل من نقل فیما من اجل الذم لم یج راجع الخیر و انت یحیی الیوم من سیر  
 مائت امام و علامه ای که نقل ابو جریس مسیح بن یزید و علی بن ابراهیم بن یزید و علی بن یزید و مسیح بن یزید و علی بن یزید















الذي اعطاه الله عز وجل وروى الترمذي ومحمد بن ابراهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الكوفة نهر في الجنة عتباته  
من حبيب ومجراه على نهرها رايها قوت ثمرتها طيب من المسك وماؤه امل من العسل وابيض من اللبن روى ابو خنيس عن ابي  
ان الكوفة اربعة الكثر وقال النضر في الجنة وزادت عاليه شليس احد يدخل مسجده في اذنيه الا سمع خريزة لك ان نهره ارضا  
واحد علم ان خريزة شبه الخمر الذي يسهو عنه يضل مسجده في اذنيه وروى الترمذي ومحمد بن بكر بن محمودة عن ابي عبيد الله  
صلى الله عليه وسلم قال ان في كوفة كرم للذي وجره لعل وجره للطين وجره الخمر في شقق الامانة لا يرق بعد وروى الحاكم عن  
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مره ان يسقيه الله عز وجل من الخمر في الآخرة فليته كما في الدنيا ومن  
ان يسقيه الله الخمر في الآخرة فليته كره في الدنيا وانما الجنة تفجر من تحت طلال اوس تحت جبال المسك ولو كان اديس  
اهل الجنة ملية صلت بملية اهل الدنيا جميعا كان ما يحلله الله في الآخرة لفضل من جلته اهل الدنيا جميعا ومن مسروق  
عن حماد انه انما الجنة تفجر من جبل مسك هذا هو قول صحيح وروى ابراهيم روية في تفسيره عن ابي بكر بن عبد الله بن قيس  
عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهرها الانهار تشعب من جنته من في جنته يصير من جنته انما روى ابي ابي  
عن انس بن مالك قال انكم تعلمون ان انهار الجنة اخذت في الارض ما وادها انما ساحة على وجه الارض احدى منها  
الثور والآخرى اليافوت وطينة المسك الاذفر قال معاوية بن قرة ما الاذفر قال الذي لا يخلط له ورواه ابراهيم روية  
تفسيره عن انس بن فروخ كما وروى ابو خنيس عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
احليت الكوفة فاذا هو نهر يجري ولم يشق شقا واذا ساقته قباب اللؤلؤ فصربت بيده الى ترته فاذا سكا اذفر واذا  
حساؤه اللؤلؤ وروى عفان الثوري عن مسروق في قوله تعالى وقم على مستكوي قال انما تجري في غير هذه  
وقال الصافي عن مسروق عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
سبحان وحيات الفرات والنيل كل من انما روية وروى عثمان بن عبيد الدار عن ابي عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم  
قال انزل الله من الجنة فتمت انما سحون هو نهر الهندة سحون وهو نهر بلخ ووجهه والفرات وهما نهر العراق والنيل  
وهو نهر مصر انما الله من عين واحدة من عين الجنة من فعل وجه من دراهمها على جناحي جبريل فاستودعها  
اسبابا واجراها على الارض وجعل فيها منافع للناس في صناعاتها فذلك قوله تعالى واخر كنكم في الشجر  
ماء فيعد في قانسك كما في الاكل من ذراعا على ذهاب لاهل القادس من كذا فاذا كان عند خروج ياجوج  
وما جوج حارسل السجبريل فرج من الارض القران والعلم كله والحجر الاسود من كبر البيت ومقام ابراهيم عليه السلام  
بما فيه ونهر الانهار الخمسة فرج ذلك كله الى السائر فذلك قوله تعالى وقم على ذهاب لاهل القادس من كذا فاذا رفعت  
نهره الاشيا من الارض فخرم اهلها نهر الدنيا والآخرة رواه احمد بن محمد في ترجمته مسلمة بن علي مع احاديث غيره  
وقال حاتم احاديث غير محفوظة وبالحجوة من الضعفاء قال البخاري سننك الحديث وقال النسائي في ترك وقال ابو حاتم  
الاشعث عن وروى ابراهيم عن ابي عباس ان في الجنة نهر يقال له البينخ عليه قباب من ياتون تحت مجوار تقول  
اهل الجنة انطلقوا بنا الى البينخ فميت صفون تلك الجوارى فاذا احبب بلاءهم جارية مس معهما فميتهم واما البين





أَنِّي مَا لَيْتُ حَسَابِيَةَ مَهْوَوِي عَيْشَةٍ وَرَاضِيَةٍ مِنْ حِكْمَةٍ عَالِيَةٍ فَطُقُّوا دَانِيَةً طَعَامًا وَاشْرَبُوا  
 هَبْطًا عَمَّا اسْتَفْتَرْنِي أَلَا تَأْمُرُ الْحَاطِيَةَ وَقَالَ تَسَالَى وَيَلَا حَاجَةً إِلَيْهَا أَوْ سَمِعْتُ مَعَهَا كَلِمَةً  
 تَكْمُلُونَ لَكُمْ فِيهَا قَالُوا كَيْفَ كُنْتُمْ فِيهَا قَالُوا كُنَّا هَذَا وَقَالَ تَعَالَى مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي دُعَا الْمُتَّقُونَ  
 تَخْرُجُ مِنْ مَرْتَبَعٍهَا أَلَا تَهْدِي إِلَى مَقْلَبِهَا قَالُوا نَحْنُ نَهْدِي إِلَى مَقْلَبِهَا قَالُوا تَسَالَى وَأَمَّا دَانِيَةً فَقَالُوا كَيْفَ وَتَحْمِي  
 تَسَالَى يَسْتَفْتُونَ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأَنَّكَ لَكُمُودٌ فِيهَا وَلَا تَأْتِيهِمْ دَارُ تَعَالَى يُسْتَفْتُونَ عَنْ مَرْتَبَعٍ  
 مَحْضٍ خُتَامُهُ وَمُسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ هَذَا فِي سَلَمٍ مِنْ حَدِيثِ بَابِ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَمَلٍ فِي الْجَنَّةِ وَبِشْرُوعٍ لَا يَتَخَطَّوْنَ لَاحِظًا لَوَلَدٍ لَوَلَدٍ طَعَامُهُمْ وَكَأَنَّ الْجَنَّةَ لَمْ يَكُنْ  
 يَلْمُونَ لِيَسْبِغُوا وَلَكِنْ يَلْمُونَ لِيَسْبِغُوا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي قَوْلِهِمْ أَلَا تَهْدِي إِلَى مَقْلَبِهَا قَالُوا تَسَالَى وَتَحْمِي لَمْ يَكُنْ يَلْمُونَ لِيَسْبِغُوا  
 وَبِشْرُوعٍ هَذَا فِي سَلَمٍ مِنْ حَدِيثِ بَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ بَابُ الْقَامَةِ تَزْعُمُ أَنَّ أَمَلًا فِي الْجَنَّةِ يَلْمُونَ لِيَسْبِغُوا وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ هَذَا فِي سَلَمٍ مِنْ حَدِيثِ بَابِ قَالَ قَالَ  
 وَالشَّرِبُ وَالْبَهْجُ وَالْمَهْوَةُ قَالَ قَالَ الَّذِي يَكُلُ وَالشَّرِبُ يَلْمُونَ لِيَسْبِغُوا وَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ أَدْوَى قَالَ كَيْفَ يَكُونُ عَابِدُهُمْ لِيَسْبِغُوا  
 مِنْ يَلْمُونَ لِيَسْبِغُوا الْمَسْكُ فَخَيْرُ بَهْجَةٍ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مَعْلَمَتِهِ وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَلْمُونَ لِيَسْبِغُوا فِي الْجَنَّةِ فَخَيْرُ بَهْجَةٍ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مَعْلَمَتِهِ وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَمَلُ الْجَنَّةِ وَبِشْرُوعُهُمْ عَلَى أَشْرِهِ وَحَدِيثُهُ فِي سَلَمٍ مِنْ حَدِيثِ بَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَلَا تَهْدِي إِلَى مَقْلَبِهَا قَالُوا تَسَالَى وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ هَذَا فِي سَلَمٍ مِنْ حَدِيثِ بَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَكُمْ مَنَاسِكُ بِأَكْلِهِمْ وَأَنْتُمْ مِنْ أَكْلِهِمْ وَرَوَى الْحَاكِمُ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَتَحْمِي طَائِفَةٍ مِمَّا يَسْتَفْتُونَ  
 نَحْوَهُ بَلْ خَرَى مِنْ ابْنِ جَرِيرٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَطْأُونَ حَبْلَكُمْ بِعَصَاهُمْ قَتَادَةُ ذَهَبٌ قَالَ السَّبْعِينَ صَعْلًا كُلِّ صَعْلَةٍ  
 لَوْ لَيْسَ لِي إِلَّا خَرَى وَرَوَى الدَّرْجِيُّ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ فِي مَعْلَمَتِهِ وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَمَّا نَهَانِي عَنْهُ فَقَالَ أَكْلُهُمْ مَنَاسِكُ بِأَكْلِهِمْ وَأَنْتُمْ مِنْ أَكْلِهِمْ وَرَوَى الْحَاكِمُ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَتَحْمِي طَائِفَةٍ مِمَّا يَسْتَفْتُونَ  
 تَحْمِي طَائِفَةٍ مِمَّا يَسْتَفْتُونَ هَذَا فِي سَلَمٍ مِنْ حَدِيثِ بَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَيْ الْخَيْرُ تَحْمِي طَائِفَةٍ مِمَّا يَسْتَفْتُونَ هَذَا فِي سَلَمٍ مِنْ حَدِيثِ بَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْحَقُّ لَيْسَ مِنْ الْحَاكِمِ وَهُوَ قَوْلُهُ مَسْرُوقٌ قَالَ سَجْدُونَ مَا قَبَلْتُمْ طَعْمُ الْمَسْكُ قَالَ جَابِلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ يَدُهُ يَأْتِي فِي  
 اسْفَلِ الْأَنَامِ مِنَ الدَّرَجَةِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ هُوَ أَيْ خَتَامُهُ مَسْكُ شَرَابُهُمْ فِي الْقَضِيَةِ يَخْتُمُونَ بِأَخْرَ شَرَابِهِمْ لَوْ أَنَّ  
 أَمَلُ الدُّنْيَا دَخَلَ بِيَدِهِ فَيَخْرُجُ خَرَابَهُمْ يَخْرُجُ دُرُوحُ الْأَوْجَادِ طَعْمُهُمْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ مَزْجُهُمْ سَنِيمٌ  
 أَيْ يَخْرُجُ الْأَصْحَابُ يَجْمَعُونَ بِشَرِبِهِ الْمُتَقَرَّبُونَ مَعَهُ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جَبْرِ تَخْرُجُ لِحْنٌ وَنَحْمٌ أَيْ دُونَ الشَّرْبِ قَالَ عَطَا  
 التَّسْنِيمِ سَمْعُ الْعَيْنِ الَّذِي يَخْرُجُ بِأَخْرَ لَوْ أَنَّ دُرُوحُ الْأَوْجَادِ طَعْمُهُمْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ مَزْجُهُمْ سَنِيمٌ  
 يَخْرُجُ وَأَمَّا السَّبْعِينَ كُلُّ مَعْرُودَةٍ هِيَ أَسْمُ الْعَيْنِ نَحْمٌ بِأَعْيُنِهِمَا بِأَعْيُنِهِمَا يَخْرُجُ بِأَخْرَ لَوْ أَنَّ دُرُوحُ الْأَوْجَادِ طَعْمُهُمْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ مَزْجُهُمْ سَنِيمٌ





وان ادنى ثلثة عليها التقى ما بين المشرق والمغرب روى الترمذي ذكر التيجان ادنى ثلثة روى ابن ابي الدنيا  
عن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما منكم من احد غيري على الجنة الا انطلق به الى طوبى ليشق كما حافيا  
من امي لك ان شاء ابيض وان شاء احمر وان شاء اخضر وان شاء اصفر وان شاء اسود مثل ثعلب النعاني اروق  
روى ابن ابي الدنيا قيل لما بين جاس محل الجنة قال فيها شجرة فيها ثمر كانه الزمان فاذا ارادوا الى الله سودة اخذت  
اليهم من غصنها فانطلقت من سبعين حلة الوان ابعده الوان ثم تستطبق وترجع كما كانت وعن ابي مسية عن رسول  
الله صلى الله عليه وسلم قال لا رجل يطوبى قال شجرة في الجنة مسيوة مائة سنة ثياب اهل الجنة يخرج من اكلها وقال ابو جعفر  
دارالمؤمن في الجنة ثلثة فيها شجرة ثنبت اكلها فياخذ الرجل باصبعه اشار باصبعه والاهام سبعين حلة  
فتمسكها بالثلثة والرجل وقال كعب لوان ثوبا من ثياب اهل الجنة ليس اليوم في الدنيا الصنع من يتكلم اليه  
وما حلت البصار بهم روى هذه الامار ابن ابي الدنيا وفي الصحيحين عن انس بن مالك قال اهدى اكله روضة  
الى النبي صلى الله عليه وسلم حبة من سمس من سمس الناس من جسدنا فقال لمن ادبيل سعد في الجنة احسن من هذا  
وقيل ايضا من حديث البرقي قال اهدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوب فخلعوا بهجور من لينة فقال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم تعجبون من هذا النادل سعد بن معاذ في الجنة احسن من هذا ولا يخفى ما في ذلك من فضله من كان في النصارى  
بمنزلة الصديق في المهاجرين واكثر لموته العرش وكان لا يأخذ في الدولة الا ثم الله له الشهادة واثرة الله عليه  
على رفاقه وحشيرة ووافق ملكه الذي حكمه حكم الله فوق سبع سمواته ولما جيل الى النبي صلى الله عليه وسلم يوم يفتح  
لان يكون نادل النبي يسبح بما يديه في الجنة احسن من جلال الملوك ومن طالع بسهم التيجان على رؤوسهم روى البيهقي عن  
ابن سيرين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ القرآن فقام به آناه الليل والنهار ويكمل الحمد ويحرم حلة قطط الله  
لمحمد وسبعة حلق في اسفله الكرام البررة واذا كان يوم القيامة كان القرآن له حجابا فقال يا رب كل ما عمل  
في الدنيا ياخذ به من الدنيا الاطلا كان في يوم في آناه الليل والنهار ويكمل الحمد ويحرم حلة قطط الله  
تبع الملك يكسوه من جلال الكرامة ثم يقول بل خست فيقول يا رب ارضب في فصل من هذا فيعطيه الله الملك بمجده والفضل  
بشانه ثم يقول بل خست فيقول نعم يا رب روى احمد بن حنبل في حديث ابي بريدة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
بذلك وتذكر كما حسره ولا يستطيعها البطة ثم سكنت ساحة ثم قال تعلموا سورة البقرة وآل عمران فانها الزبر واذا انما انظروا  
صاحبها يوم القيامة كانوا علمتان او غيباتان او فرقان من غير صواب والقرآن يلقى صاحب يوم القيامة متين شق  
عنه فبه كل رجل الشاحب يقول بل تعزني فيقول له ما عرفك فيقول له القرآن انا الذي اظلمت في الاوجاج واهوت  
ليكن ان كل تاجر من تاجريه وانك اليوم من راكل تجارة فيعطى الملك بمجده والفضل في الاوجاج واهوت  
كسبه والداة ملتين لا يقوم بها الدنيا فيقول ان بها كسبنا فياخذ بالقرآن ثم يقول انراوا سعد في  
ورج الجنة وغرفها فهو في صعود ما دام يقرأ اذا كان او تريت الاطلا الشجرة والقيامة اعمال الانسان فخره روى ابن سيرين  
عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تلا الآية تعالى يجلون فيها من بها ومن في فضل ان لهم التيجان

ان ابن ابي عمير قال قال تعالى **مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَاطِنُهَا كَأَنَّ**  
**الْعَبَّارِينَ** وقال قتادة **فُرُشٌ مَشْرُوعَةٌ** فوصف الفرش بكونها مسطونة بالاستبرق وهذا يدل على ان ابن ابي عمير  
ان تباركها اعلی وحسن من اعلم شأنها لانها الارض من غير الحائل والريشة والمباشرة قال سفيان الثوري عن عبد الله  
في قوله **بطانها** من استبرق قال هذه البطائن قد جرت بها كقاييم بالظهار الثاني انها فرش عالية لها سكة وشوئين  
البطانة والظهار وقد روي في بعضها وارتقاها ان كان كانت مضمومة فالمراد ارتقاها محلها كما روي الترمذي عن  
ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى **وفرش من فروع** قال ارتقاها على كمين السماء والارض مضمومة ما بينهما  
خمس مائة عام واشهرها الترمذي قول سنده ان الارتقا المذکور للدرجات والفرش عليه ما روي ابن جبر عن ابن جبر  
صلى الله عليه وسلم قال ما بين الفراشين كما بين السماء والارض من الاشياء ان يكون هو المضموم وروى الطبراني عن كعب  
قال سيرة النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي امامة عنده قل سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الفرش المرفوعة قال لو طرح فرش  
عن اعلا الارض الى اقلها ما تحريف وفي رفعه هذا الحديث نظر فقد روي ابن ابي الدنيا عنده قال لو ان اعلا ما بلغ  
اسفلها اربعين فرسخا والارض الى السطح قد قال تعالى **مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَاطِنُهَا كَأَنَّ**  
**الْعَبَّارِينَ** وقال قتادة **فُرُشٌ مَشْرُوعَةٌ** واكثر ما مضى في قوله **فُرُشٌ** من فروع  
عن حميد بن جبر قال الرفوف رياض الجنة والعقري حقائق الزرابي وقال الحسن بن البسط وبتقال اهل المدينة انما  
فقال الواحدى بن الوسامد واحد بالضم فبهم النون كسر قال قتادة بن الوسامد مضمومة على الطنافس وزرابي يعضه  
البسط والطنافس واحد بالزيت في قول جميع اهل اللغة والتفسير وميمونة بمسوفة منشورة واما الرفوف فقال الليث  
هو ضرب من الشياخ خضر مبسط الواحد رفرقة وقال ابو عبيدة الرافض البسط وقال ابو اسحق هو رياض الجنة وقالوا  
الرفوف الوسامد وقالوا الحماض وقالوا فضول الحماض للفرش قال المبرور هو فضول الشياخ التي تجمد الملوك للفرش وغير  
قلت اصل هذه الكلمة من لطفه والجانبة كل ما ضل من شئ فشيء ومطاف خورق وفي حديث ابن سعد في قوله تعالى  
**لَقَدْ كُنَّا اِى مِنْ اَيَّامِكَ رَٰسِيَةً** الكلب لى قال راسى رفرقا اخضره الافق وهو فى الصحيمى قدام العقري فقال ابو عبيدة  
كل شئ من البسط عقري قال جبرون انما ارض يوشى فيها وانما اصل هذا ان نسب الى عقري وى ارض يسكنها ابن جبار  
مثلا منسوب الى شئ فرفع قال الواحدى هذا القول هو صحيح فى العقري ثم صار لها ونفا كل ما وقع فى صفته ثم راسيا الاشياء كالرفوف  
عقري البسط والشياخ بعد صلى الله عليه وسلم فى صفته فلم يعبر بالرفى فرفق قال الفرع العقري اسيس ارجل ابو الفخر الجوزي  
قال ابن عباس وعقري ريد البسط والطنافس قال الكلبي بن الطنافس قال افكوة عن قتادة بن الزابي وقال ابن ابي الدنيا الغليظ

فصل فی ذکر خیال مهم و سرور و اراکھم و بشی اناتھم

قال تعالى سورة القصص آية ٢٨ في الخيام وفي الصحيحين عن أبي موسى الأشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن  
المؤمن في الجنة نخيلة من الزوائد واحدة محبقة طولها ستون ميلا فيباليها لون يطوف عليها سبعين ألف من ذراري بني آدم  
وفي لفظ في كل زاوية منها أبل ليرى لون الآخر من يطوف عليه هم المؤمن والمؤمن في لفظ طولها ستون ميلا فيباليها

نيز الغرف والقصور على بني خيام في البساتين على شواطئ الانهار وقال ابن ابي الدنيا عن ابي سليمان قال انشا خلق من  
انسا فاذنوا لخلق من عتبت عليهم الملائكة انخيام قال بعضهم لما كان بكرا وعادة الكبر ان يكون مقصودة في خدمته حتى  
ياخذ بلباسه انشا الله سبحانه الخمر وقصر من في خدمته انخيام حتى يخرج من بين اوليائه في الجنة وروى ابن ابي الدنيا  
عن مسروق عن عبد الله قال لكل سلم خبز وكل خبز خيمته وكل خيمته اربعة ابواب يدخل عليها كل يوم من كل باب كل خيمته  
وبه يدور كرامته لم يكن قبل ذلك الممرحات والاذنات والاطمحات حور عين كانهن يرض كنون عن ابن مسعود  
في قوله مقصورات في الخيام قال درجوت وروى ابن المبارك عن ابي الدرداء قال الخيمه ثلثة وثلاثة واحد لما سبعون بابا كل باب  
منه دنة وعن ابن عباس قال الخيمه دة مجهزة فرسخ في فرسخ لها اربعة آلاف مصراع من ذهب في لفظ حولها سراق و دوة  
خمسون فرسخا في كل طير من كل طير منها ملك بهيمة من عند الله فذلك قوله عز وجل وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْكُمْ  
مِنْ كُلِّ بَابٍ واما السر فقول تعالى مَتَكِينِينَ عَلَى سُرٍّ مَصْفُوفَةٍ وَوَجَّاهُمْ يَوْمَئِذٍ وَعَنِ النَّارِ  
فَكَذَّبُوا عَنْهَا وَقِيلَ لَهُمْ اذْكُرُوا الْاَوَّلِينَ عَلَى سُرٍّ مَصْفُوفَةٍ مَتَكِينِينَ عَلَيْهِمْ مَتَكِينِينَ واما السر  
فيها سر من سر فاعلم ان سرهم بانهم مصفوفة بعضهم الى جانب بعض ليس بعضهم خلف بعض لا يبعد  
من بعض والذين في اعنهم المصفود والنج المصاعف بعضهم فوق بعض قال الميث الوضن نسيج السري واشباهه قالوا  
موضونة مضمونة بقصصات الذهب شمشكة بالدر والياقوت والزر جرد قال ابن عباس سر من ذهب بكتلة بالزر جرد الد  
والياقوت والسر مثل ما بين مكة وابله وقال الكلبي طول السر في السماء مائة ذراع فاذا اراد الرجل ان يجلس عليه  
تواضع حتى يجلس عليه فاذا جلس عليه ارفع الى مكانه واما الاراك في جميع اركية قال ابن عباس لما يكون اركية حتى يكون  
السري في الجملة فان كان سرير غير جملة لا يكون اركية وان كانت جملة في سرير لم يكن اركية ولا يكون اركية الا في سرير في الجملة فاذا اجتمع  
كانت اركية وقال مجاهد بن السري في الجملة قال الميث الاركية سرير جملة فاجلجج والسر اركية وقال ابو اسحق الاراك  
الفرش في الجملة قلت سمنا ثلثة اشياء احدها السرير والثلثية الجملة وهي البشجاية التي تعلق فوقه والثلثية الفرش  
الذي على السرير ولا يسمى السرير اركية حتى يجمع ذلك كله في الصحيح للاركية سرير مخد مزين في قبة او تيت فاذا لم يجمع  
سرير فهو جملة وفي الحديث ان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم كان مثل زراجملة وهو الورد الذي يجمع بين طرفيها من جملة ازرارها

### فصل في ذكر خدمهم وعملهم

انما تعالى يطوف عليهم ولدان مخلدون اذ ارايتهم حبيبتهم لؤلؤا منثورا قال ابو عبيدة  
واحمد بن محمد بن الاثير بن لا يغيرون وقال احمد بن محمد بن قنطون مسجون في اذانهم القرطه وفي ابيهم الاساور و  
اختيار ابن الاعراب وسعيد بن جبيرة والخلة هي القرطه وجمعها خلد وقال الاولون الحمد بولبقار قال ابن عباس بل يبولون  
ونرا قول مجاهد وقال الكلبي وجمعت الطائفة بين القولين قالوا لا يمرض احدكم الكبر والهرم وفي اذانهم القرطه وجمعهم  
باللؤلؤ لما فيه من البياض حسن الخلة وفي كونه منثورا فاما ان احداهما انهم غير مطعين بل يمشون في خدمتهم  
وواجبهم والثلثي ان اللؤلؤ اذا كان منثورا لا سيما على بساط من ذهب او حريكان حسن المنظر واهي من كونه مجزعا



قاله مجاهد الصحيح ان الحور ما هو من الحور في العين وهو شق فيا نساء قوتة سودا فموتفن الامرين في العين جميع عينا  
 وفي الخطبة العين من النساء الصحيح ان العين اللاتي جعلت عينهن صفات الحسن والملاحة قال مقاتل من محاسن المرأة  
 السبع عينا في طول ضيق العين من العيوب انما يستحب الضيق منها في اربعة مواضع فمما وخرق اذنهما وانفهما وما بين  
 وبينهما يستحب السعة منها في اربعة وجها وصدرها وكاملها وهو ما بين كتفها وفتحتها ويستحب الياس منهن في اربعة  
 وفرقها وفتحة راسها ويستحب السواد منها في اربعة عينا وجها ودهنها وشعرها ويستحب الطول منها في اربعة  
 قواها وخضها وشعرها وبناتها ويستحب القص منها في اربعة وهي معنوية لسانها ويدها وجها وعينا ويستحب القد  
 منها في اربعة خصرها وفرقها وجها وما وانها قال ابو جعدة جلنا هم ازواجنا اثنين باثنين فقال يونس قتراس  
 بهن ليس من عتد التزويج قلت ولا يفتن ان يراد الامر ان فلفظ التزويج يدل على النكاح كما قال مجاهد انما هم  
 ولفظ الباء يدل على الاقتران وانهم وهذا المبلغ من حذقها والسد علم وقال تعالى فيهم قاصرات الطرف  
 لم يطمثهن إنس قبلهم ولا جن ولا يذبحن ولا يذبحن الا في الصفات وعندكم طين من الطين عتد قوله في الصاد  
 وعندكم طين من الطين كذا قال المفسرون كلهم على ان المعنى قصر طرفهن على ازواجهن فلا يطمن الى غيرهم قيل  
 قصر طرفهن من طين فلابد من حسنهن جمالهن ان ينظرن الى غيرهن في هذا صحيح من جهة المعنى دون اللفظ قال  
 مجاهد السد من متبرجات ولا متطلعات رواد آدم والازواج جميع ترب وهو لذة الانسان قال ابو جعدة واولا  
 اقوان اسنانهم واحدة قال اربع عاين من سائر المفسرين سويات على سن وسيلاد واحد بنات ثلث وثلثين سنة وقال عيا  
 امثال ابي في غاية الشباب الحسن ليس فهن عتد قد فانت حسنهن لا ولا لا لا يطمن الطين في تلك الذكوفان فيهم لولم  
 وهم الخدم ولم يطمنهن اي لم يمسهن قال ابو جعدة وقال الطرا طمشت الاقتصاض هو الكحل بالدمية والطمش جوالدهم  
 والطامش اي الكافض قال المفسرون لم يطمنهن لم يمسهن ثم يحسن هذه الفاظهم وقال بعضهم من اللواتي انشئن  
 في الجنة من حور ما قاله مقاتل بعضهم يقول معنى نساء الدنيا انشئن خلقا آخر ايجار قال الشعبي وزاد لم يمسهن منذ  
 انشئن خلقا قال ابن عباس من الآدميات اللاتي من ايجار اقلت ظاهر القرآن ان هؤلاء النسوة ليس من نساء الدنيا  
 وانما هم من حور العين انما نساء الدنيا فقد طمشت الانس نساء الجن قد طمشت الجن في الآية تدل على ذلك كما قال  
 ابو جعدة ويدل عليه التي بعد في حور قصورات في انهم قال اللام امره وحور العين لا تمس عند النسخة في الصور ان  
 خلقن للبقاء وفي الآية دليل لما ذهب اليه الجمهور ان معنى الجن في الجنة كما ان كافرهم في النار وبوب عليه البخاري  
 في صحيحه قال باب ثواب الجن في عتد بهم ونص عليه غير واحد من السلف وقال تعالى قصورات اي محبوسات في انهما  
 قاله مقاتل فقال ابو جعدة حذرت في انهم وقال الفراء محبوسات على ازواجهن لا يطمن الى من سواهم قلت هذا معنى  
 قاصرات الطرف وهو لا قصورات اي لمن في الجنام وقال تعالى فيهم خيرات حسنان ه جمع خيرة وجنة  
 فمن خيرات الصفات والاخلاق وهيهم حسان الوجه وقال تعالى انما انشأناهم فجعلا خلقا يحجلون



عز وجل **أَمْ أَتَى أَهْلَ مَكَّةَ مَخْشَوَاتُ الْمَكِيدِينَ** قال سعيد بن جبيرة خلقنا من خلقنا بعدوا وقال ابن عباس يريد نسأهل الآدميات وزاد الكلبي وقال الجوزي خلقنا من بعد الكبر والهمم بعد الخلق الأول في الدنيا ولؤيده حديث انس المرفوع من عجزكم لعش الرضخ واما الشوري ولؤيده ماروا بحبي الجناني عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعنده عجز فقال من هذه قالت احدي خلاقي قال قال الان لا يدخل الجنة العجز فدخل العجز من ذلك ما شاء فقال صلى الله عليه وسلم انا انشأنا من انشاء خلقا آخر ومن سلمته بن يزيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في قوله تعالى المذكور يعني النبي والابكار اللاتي كن في الدنيا وعن الحسن قال قال صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة العجز فكيف عجز فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبروا انها ليست يومئذ بعجز انما يومئذ شابة ان العجز رجل يقول انا انشأنا من انشاء وروى ابن ابى شيبه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله اذ خلق من الجنة جوهرا بالبكر اذ ذكر مقام هو اختيا والرجاج انهم بين الحور العين التي ذكر من قبل انشأ من الله في الجنة انشاء وويل عليه وجوه ما حدثا ان قال تعالى في حق السابقين **يُطَوَّرُونَ عَلَيْهِمْ وَلَدَانِ يَحْضُدُونَ يَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ وَمِنْ ثَمَرِهِمْ مَعِينٌ لَا يُصَدَّقُونَ عَنْهَا وَهُمْ لَا يَزِفُونَ** وقال الله عز وجل **وَقَدْ كَرَّمْنَا كَلِيبَ بْنَ تَعْنَةَ إِثْرِي وَأَكْبَاهُ الْكَلْبِ** فذكر سرهم وانيتم وشراهم وفانهم وطعامهم وازواجهم من الحور العين ثم ذكر اصحاب الجنة وطعامهم وشراهم ثم ذكرهم ونسأهم الطاهر من نسأهم قبلهم خلقن في الجنة الثاني انه تعالى قال **إِنَّا أَنشَأْنَا لَهُمْ نِسَاءً كَمَا ظَهَرْنَا** انشاء لاول الثمان الحديث في انشاء نساءهم بذلك كقول تعالى **وَأَنَّهُ عَلَيْهِمُ الْغُلَامَاتُ** الاخرى وقوله **وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْغُلَامَاتِ** الاولى ان انشاء ان انشاء بطول ولتأز واجام تلكه كقولنا لذكور والانات والنساء الثانية مائة للذين وقولنا **إِنَّا أَنشَأْنَا لَهُمْ نِسَاءً كَمَا ظَهَرْنَا** فاهم اختصاصهم بهذا الانشاء بطل تاكيده بالمصدر والحديث لا يدل على اختصاص العجائز المذكورة بهذا الوصف بل يدل على مشاركتهم الحور العين في هذه الصفات فلا يتوهم انفسا الحور العين بما ذكر من الصفات بل هي احق بها منهن فلا اشارا واقع على المصنفين من اسما علم وقوله **عَرَبًا مَّحْبُوبِينَ** من المتعبدات الى ازواجهم ولولاهن الاعرابي المصنوعات لزوجها وقال ابو جبير في حسنة التسبل يريد حسن ما اختصها وما اخصها عند الجمع وقال المبرودي العاشقة لزوجها وذكر المفسرون في تفسير العرب انهن العواشق للمتعبدات الغنيات الشكليات المتعبدات الغنيات المنفوجات كل ذلك من الناعمة قال البخاري في صحيحه **مُتَّصِلَةٌ وَاحِدَةٌ عَرَبِيَّةٌ مِمَّنْ هِيَ اَهْلُ بَيْتِ** العرب يوايل المدينة النخبة واهل العراق الشكليات بحسب جانه بين حسن مورثها وحسن مشرتها وبذا غاية ما يطلب من النسأه ويكمل لذة الرطل بين فان لذته بالمرأة التي لم يطلها اسواه لها افضل على لذته بغيره وكذلك هي وقال تعالى **رَأَيْتُ** للمؤمنين **مَقَانًا حَدَّ آثِقٍ وَآعْنَابًا وَتُكْوَى أَعْيُنُهُمْ** آثر ابا جمع كما عبت هي التاب قاله مجاهد والمفسرون وقال الكلبي هي الفلكات اللواتي تكعبت نديمه في تلكت واهل الملقط من الاستارة قاله ابن كثير فوايد كالمرايا ليست متدلية الى اسفل فيسعين فوايد وكوا عبت في البخاري عن ابن ابي مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كوا عبت المرء من نسأه اهل الجنة الى الارض لمالات ما يشه حارها ولا نصارت ما بينا لم يصف فيها على ما سها خيم من نورنا وما فيها







قال يحيى بن أبي كثير إذا سمعت المرأة من نحو العيين لم يبق شجرة في عتبة الاورق وتروى ابن المبارك عن ابن الجوزي  
يتلقين أزواجهن عند ابواب الجنة فتقول لعلنا انظرنكم فخرجن الراضيات فلا تخطوا المقيمات فأنقطع عنهن  
فلا موت جسد سمعت وتقول انت جبي واتاحبك ليس دونك قصير ولا وراك حبل

### فصل في ذكر تكلم أهل الجنة وطهرهم والتذاذهم بذلك الكمال

وزيادة ذلك عن المنذرى والضعف وان لا يوجب سلا فقد تقدم حديث أبي هريرة قيل الفضلى الى سنان في ابنة  
قال ان الرجل ليصل في السليم الى مائة عذراء وسنة صحيح وتقدم حديث أبي موسى المتفق على صحته فيها ابون بطون  
عديم وحديث ثامن على المؤمنين في الجنة قوة كذا وكذا من النساء وصححه الترمذي وروى الطبراني عن عبيد بن عمير  
واوابع مطهرة قلت يا رسول الله او كذا في اوج صلوات قال الصالحات للصالحين وليزعم مثل ذلك في الدنيا  
وتلك في غير ان القواعد وروى ابن مسعود عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان قال يا رسول الله انما في ابنة  
ول ثم الذي اغشى بيده وحملا حافذا قام عنما رجعت طهره بركا وروى الطبراني عن أبي سعيد اخذ روى قال قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة اذا اجتمعوا انسابهم عدن ابكارا تغربو بعلي وروى الطبراني عن ابن المنذر  
سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يسئل اهل الجنة قال يذكر لائل وشهوة لا تقطع حملا وحي في لفظه عن حملا  
ولكن لا منى ولا منية في الازال ولا موت وفيه ما شتم وخالد وان يحكم فيما فليس الاعتماد عليه ما وروى ابو نعيم عن  
ابن هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل هل يمس اهل الجنة ازواجهم قل نعم بذكر لائل وفرج لا يفي وشهوة لا تقطع  
وروى الحسن بن سفيان في مسنده عن ابي امامة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل يمس اهل الجنة قال لا بل الذي  
بعثني بالحق وحملا وما شبيده ولكن لا منى ولا منية وقال بكرته في قوله تعالى ان احصوا الجنة التي كثر فيها  
شغل كما كثر في اي اقتضاها البكار ورواه سعد بن منصور وروى عبد الله بن احمد عن ابن مسعود في  
المنذورة قال شغلهم اقتضاها العذارى وروى الحاكم عن الاوزاعي في الآية المنذورة قال شغلهم اقتضاها البكار  
وشغلها قال ابن عباس فيها رواه ابن ابي الدنيا ورواه ابو الاحوص على السر في الحال وقال قتال شغلوا بذلك عن  
اهل النار فلا يذكر ونهم ولا يهتدون لهم وروى الحسن بن ابراهيم عن سعيد بن جبيرة ان شهوة تجري في جسدها بسعير  
تجد الذلة ولا يلحقهم بذلك جنابا فيجتاحون الى التعلية ولا ضعف ولا انحلال قوة بل وطهرهم وطى التذاذ ونهم لا آفة  
فيه بوجوه من الوجوه واكمل الناس فيه اصونهم لنفس في هذه الدار من الحرام فكما ان شراب الخمر في الدنيا لم يشرب في الاخرة  
ومن اكل في صحاف الدنيا في الضعف في الاخرة كما قال صلى الله عليه وسلم اتما لهم في الدنيا لو كفي في الاخرة فمن يستحق  
طيباته ولذاته وادبهما في هذه الدار جرحهما ساكنا كما في سمانه على من اذ به طيبات في الدنيا وتنتج بها ولذاته كالصالحات يتوجع  
يحافون من تلك الشهوة فمن ترك اللذة المحرمة فبشره الله بما يوم القيامة يتناهل اهل الكون فقال المنذرة ان وضع في معاصي محرم  
ففي ذكر اختلاف المسهل في الجنة وولادة اولاد

روى الترمذي ويخبر عن أبي سعيد اخذ روى قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المؤمن اذا اشتى التوب

في الجنة كان عمله ووضعه وسنن في ساحة لما يشتهى قال السجستاني بن ابراهيم ولكن لما يشتهى قال الغصم في اجتهاد سماه في ذلك  
 ولد وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليكون لهم فيها ولد قلت اسندوه  
 على شرط صحيح ورواه الشيخ بهم فيه ولكنه غريب جدا ورواه الشيخ في غير ذلك ورواه ابو نعيم عن ابي سعيد ان رجلا قال لابي  
 يولد لاهل الجنة قال الولد من اهل السمور فقال نعم والذي نفسي بيده ما هو كقدر ما ينبغي انهم فيكون من روضه  
 وروى ابو الحسن عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل من اهل الجنة ليولد له كما يشتهى فيكون جملته ونفسه  
 وشبابه في ساحة واحدة وروى الحاكم مثله ايضا عن قال البيهقي وهذا اسناد صحيح بحجة وفي حديث زر بن ابي  
 اشار اليه البخاري في غير ان الولد رواء واحد والطبراني والبخاري وابن ماجة وابن جرير وابن حبان والبيهقي في جميعها على سبيل التواتر  
 والتسليم فذا حديث صحيح في انتقاء الولد وقوله اذا شئت خلق بشروط ولا يلزم من تعليق وقوع المعلق لا المعلق  
 وان كانت ظاهرة في الحق فمستعمل للمجرد التعليق لا مع من الحق وغيره قالوا في هذا الوجه تعين ذلك بحجة ذكرها حافظنا ان القيمة  
 ثم قال النسخ في المطبوعة في الجنة لم ينفوا الزينة في قلوبهم ولكن بحديث ابي زر بن غير ان لا توارى وقيل في الترمذي في حديثه  
 واحكامه في حديث الترمذي غير ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال له الحق الذي لا شك فيه لا نافي في ما تضمنه من  
 حديث ابي زر بن غير ان لا توارى ذلك لغير المتوالد المعهود في الدنيا الذي في ولادة من الولد فيها ووضعته ونسبها في الجنة

### فصل في ذكر سماح الجنة وغناء أهلها وصفهم من اللذة والسرور

قال تعالى ونبيكم تقولون السامعون من حيث يشعرون فَوَن كَأَمْثَلِ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ فَن كَأَمْثَلِ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ  
 وقول مجاهد وقوله يسمعون فلهذا الاذن بالسماع من الجنة والنعم وروى الترمذي واستفرد عن علي قال قال رسول الله صلى  
 عليه وسلم ان في الجنة جمعا للحر العين يرفون هو اتمن لم تسمع احدا من الخلق يشتمها يتلقون الخلدات فلا يغير من النعمات  
 فلا تباس من الراضيات فلا ضغط طوبى لمن كان لنا وكان له وعن ابي هريرة قال ان في الجنة نورا اطول من طول الجنة مائة الف  
 قيام مقابلات اثنين باصوات حتى يسمع الخلق ما ترون في الجنة لذة مثل ما قلنا يا باسرة وما ذلك انما قال النبي  
 التسبيح والتحميد والتكبير ونحوه على الرب عز وجل كذا روى عنه قوما الجعفر الترمذي وروى ابو نعيم عنه قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم ان في الجنة شجرة جذوعها من بقر وبر وثمارها من زبد وولود فترى لها راحة تصطفق فاسمع السامعون  
 بصوت شجرتها تصطفق منه وروى ابو نعيم عن انس بن مالك صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة في الجنة  
 لا راحة لهم ورواه ابن ابي الدنيا ايضا وروى ابو نعيم عن ابن ابي اوفى عن علي بن ابي حمزة عن ابي بصير عن ابي  
 اربعة آلاف بكروا ثمانية آلاف ايام واثموا في الجنة في كل سنة ايام ثمانية ايام حسنة ايام ثمانية ايام حسنة  
 نحن الخلدات فلا يغير من النعمات فلا تباس من الراضيات فلا ضغط طوبى لمن كان لنا وكان له  
 وكان له وروى جعفر الفرياني عن خالد بن معدان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا من عبدني فاعبدني وعبدني  
 واسمعه وعبدني ثمان من اهل الجنة العبد ثمانية ايام بصوت سمع لا ينس ولا يحس من اهل الجنة الشيطان وروى

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ان ازواج اهل الجنة ليخفين ازواجهن باحسن هومات ماصحها من قطع  
 اليمينين بيمين احداهما من ازواج قوم كرام يظنون بغيره احياء انهم ما ينفين بغير الخالدات فلا تمتنعن الا بهنات  
 المنة من تحت ثيابهن فلا تمتنعن بغيره ما بين ابني هروي ابني هبانه قال رجل من قريش لابن شهاب بل في الجنة سماع في  
 سماعي فقال ابني الذي نفس ابن شهاب بيده ان في الجنة شجر حله اللوز والزرير جده خورنا هاتين اثنتين بالان  
 يقين من الناحات فلاننا بن نحن الخالدات فلا موت فاذا سمع ذلك الشجر صفق بفضله جفا فاجبن بجواري فلاننا بن سواد  
 بجواري حسن ام هومات الشجر وروى ابني هبانه عن خالد بن يزيد وزاد في صدره احد من مكتوبت حبى اما حبيب  
 ماتت نفسي عن كل ممر يميني مثلك ولهم سماع على من يراوى ابن ابى الدنيا عن اللوزاعي قال لخصي انا ليس من  
 نلق الله احسن هومات من هرا فيل فيل الله تعالى فيانته في السماع فاجبى ملك في السموات الا قطع عليه صلاته فيمكث  
 بذلك ثلثا اسبلا فيقول الله عز وجل عزى لولا علم العباد قد عظمى ما عبدوا غيرى عن محمد بن المنكدر قال ان كان  
 يوم القيامة نادى مناد لادن الذين كانوا يتزبون اسمهم فاسمعهم من حجاب اللوز من امير الشيطان انك تسمعهم يا امير  
 ثم يقول للملائكة اسعوا بهم تجبردى تجبى روى ابن ابى الدنيا عن مالك بن دينار في قوله تعالى وان لا تحسدنا  
 كن لى ورسولك ماور كان يوم القيامة امر بمنبر رفيع فوضع في الجنة ثم نودى يا داود محمد بن ذلك  
 الصوت احسن الرضيم الذي كنت تجدني بفي دار الدنيا قال فيستفرج صوت داود فيم اهل الجنة روى عبد الله بن احمد  
 نحوه ايضا هوى حماد بن سلمة من شهر بن جوشب ان الله جل ثناؤه يقول للملائكة ان عبادى كانوا يجهلون بصوت احسن  
 في الدنيا فيدعون من اهل فاسمعوا عبادى فياخذوا باصوات من تسبح وتكبر لم يسموا بمثلها وتدعون ابن عباس قال في الجنة  
 شجرة على ساق قد لا يسير الراكب في ظلها فمشتى فون في ظلها فيشتى بعضهم فيذكر لوالد الدنيا فيرسل الله سبحانه  
 فيحرك تلك الشجرة فجعل لو كان في الدنيا قال اسجدوا لى حدث ان في الجنة اجناس من نصب من هب حملها اللؤلؤ فاذا  
 اهل الجنة ان يسموا صواتا حسنا بعت الله على تلك الاعمال بحافياتهم كل صوت يشتهونه ولهم سماع اعنى من يرضعهم وكل سماع  
 وذلك حين يسمعون كلام الرب جل جلاله وخطابه ولاما عليهم وحاضرتهم وبقرا عليهم كلامه فاذا سمعوه شكك انهم لم يسموه قبل  
 ذلك ولم يركبوا الشقى من الاما واثبت الصالح احسان في ذلك ما هو واجب سماع كل في الدنيا والذلا ذلك قوة لعينيك  
 اوليس فتعجب لانه عظم من انظر الى جوارب تبارك تعالى ولى كلامه منه والى اهل الجنة شيئا احب اليهم من ذلك روى ابو ثور عن  
 عبد الله بن بريدة قال ان اهل الجنة يدخلون كل يوم مرتين على ارباب جلالا فيقرعون عليهم القرآن قد  
 مجلس كل امرئ مع مجلسه الذي هو مجلسه على سبيل الدر واليا قوت والزرير جده والذهب والزمرد فلم يقرأ  
 عليهم شيئا ولم يسموا شيئا قط عظم وحسن من ثم ينصرفون الى اصنامهم فامرهم فمررة يصنعون الى مثلها من الغد

### فصل في ذكر مطايا اهل الجنة و خيولهم و مراكبهم

روى الترمذي عن سليمان بن بريدة عن ابيه ان رجلا سال النبي صلى الله عليه و آله وسلم فقال يا رسول الله بل في الجنة من  
 قال ان الله ان ذلك الجنة فلا تشاء التحمل فيما على قبر من يلقوه حملا تطير بك حيث شئت قال ساك جمل بل في الجنة















فلو اترت عليه ان تصور تحريكي شمس في محاسن وجهها اذ ابرزت وضيء البرق من ثناياها اذا انقسمت اذ اذ قالت جبرائيل  
ما شئت في تقابل النيران ان جادته فقلتك بمجادته المحييين ان جنهما اليه فقلتك بتناقض النصفين يري وجهه  
في عين غدا كما يري في الحركة التي جلاها بصيتها لها ويرى مع ساقها من راء الحلم ولا يستمر حلهما ولا يظلمها ولا يحلها لولا  
على الدنيا ملكات ما بين السما والارض بها ولا استغفقت افواه الحلال في تمليها ولا تكبير او تسبيحا وترغزفت لها ما بين الجن  
ولا انقضت عن غير اكل عين لطمت منور الشمس كالتطس اسس منور النجوم والاس من على ظهرها بالسدح العيون  
على راسها خير من الدنيا وما فيها ووصالها اشهى اليه من جميع المانيا لايزو على تطاول الاحباب الاحسانا جبرائيل  
والنيز داو لها على طول المدى الاحبة ووصالها من اجل والولادة وكيف النحاس مطرقة من الخاطو والبصاق  
والبول والنفث وسائر الاناس الذي شها بها ولا تسلي شها بها ولا يخلق ثوب جدها ولا يليل طيبه صالها فقد حضرت  
طرفها على زوجهما فلما طلع الى احد سواه وتكررت طرفة عليها في غاية رغبة وهو انه انظر اليها سرتة وان امرها اطاعتة  
وان غلب منها خففة فهو صافي غاية الاناني والامان هذا ولم يطرشها انش قبلهم ولا احبان كلما انظر اليها ملأت قلبه  
سورا وكل حديثه ملأت اذنه لولا ان ينظروا منشورا وان برزت ملأت القصر والغرفة نور وان سألت من ليس فاجرا  
في اعدل من من الشهاب وان سألت من بحسن فعل ايت الشمس والقمر وان سألت من بالصدق فاسن وداد في صفته  
بياض في حسن جور وان سألت من القدر وفعل ايت حسن الاخصان ان سألت من النور وفي الكواكب نجومه  
الاطراف الا ان سألت من اللون كالحسن الحيات والوان وان سألت من خلق من الخيرات الحسان الا اني سمع من الحسن والافعال  
فاعطين جمالها طرقت النظار فمن افراح النفوس فقرة النواظر وان سألت من حسن البشعة ولذة ما هناك فمن العزب  
المقدمات الى الازواج بطاعة التبعيل التي يتخرج بالروح اي ان تخرج فقلتك بالعلو اذ فحكمت في وجه زوجها انصابت اجبة  
من حكمها واذا انشقت من قصر الى قصر فقلت هذا شمس منقطة في بروج فلكما واذا سخرت زوجها من تلك المحاضرة وان فخر  
افلاذة تلك لما تته والحق صرة حديثا اسمر الحلال لوانه لم يفر قبل لم يسم المتحرران طلال لم يرك وان هي اجرت وده المحدث  
انها لم تخرج ان غشت فبالذلة الا بهار والاسماع وان انشت ومنتعت فبالجدة تلك المنيشة والاستماع وان قبلت  
افلا شمس من في تلك التقبيل وان فقلت فلا الذلة والطيب من في تلك التقبيل هذا وان سألت من يوم الزيد وزيارة العزيرة محمد  
بور وروية وجه المنزه عن التمثيل والتشبيه كما ترى الشمس في العبرة القليلة البدر كما تواتر من الصادق المصدق ان نقل  
فيه قلة لك وجود في الصالح والسنن المساندين واية جبري وصيب الغنى الى البرية والى موسى والى سعيد فاستمع يوم  
ينادي المنادي يا اهل الجنة ان بكم تبارك وقالوا لا يستزيدكم في على زيارة فيقولون سمعوا وطاعة وينضون الى الزيارة  
سباذين فاذا بالغائب قد اعدت لهم فيستنون على ظهورهم مسرعين حتى اذا اتوا الى الوادي الفايح الذي جعل لهم  
موجدا وجعلوا هناك فلم يقدروا الداعي منهم احدا اصر الرب تبارك وقالوا بكر سيفه نصب هناك ثم نصبت له منابر من نور  
ومنابر من نور ومنابر من نور ومنابر من نور فبسطت له منابر من نوره وحاشا لهم من العادة على كتابك  
ما يرون ان محراب الكبرياء فوهم في العطايا حتى اذ انتبهت بهم بها ستم والطما كتم بهم ما كنتم نادي المنادي يا اهل الجنة



نذكر هنا ان الله سبحانه يرى عيانا بالابصار يوم القيامة وان ابريت الاخر فيها الذي يسميه المحرفون تاويلات واول  
 المقصود من هذا الحديث والنداء الميزان الحاسب اسهل على ارباب من تاويلات واول المقصود من هذا الحديث والنداء الميزان الحاسب اسهل على ارباب من تاويلات  
 وهذا الذي افسد له بين الدنيا واصبح الآن ايها السنن في تفسير النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه والتابعين ائمة الاسلام  
 لهذه الآية روى ابن جرير عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله يومئذ ما ضره قال من البهار  
 والحسن الى ربها ما ظنوه وقال ابن عباس بن عمر بن الخطاب قال عكرمة ما ضره من النعيم الى ربها ما ظنوه تنظر في هذا  
 قول كل مفسر من اهل السنة والجماعة ما سمعوا عن النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الدالة على الرواية فتواتر متصدا بشي في كل حديث  
 عندما سمع في كل شئ فاعلم الناس من بني ابي ذر ومن طويل هذا في هذا النظر الى ربه عز وجل عرسا وما متناه حديث الى ربه عز وجل  
 في الصميم ان لما ساقوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم القيامة فقال بل انصارون في رواية القرطبية البدر قالوا فقال  
 بل انصارون في رواية الشمس بن دينار صاحب قالوا فقال انكم ترون ذلك الحديث ومنها حديث جابر بن عبد الله في هذا  
 كما جلسوا مع النبي صلى الله عليه وسلم فظنوا ان القرطبية اربع عشرة فقال انكم ترون ذلك الحديث ومنها حديث جابر بن عبد الله في هذا  
 فان استعظم ان انقلبوا على ارجلهم قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا الحديث ومنها حديث ابن مسعود الطويل في هذا  
 وفيه عنه ذلك كيشف من خلق فيحزون له بعد الحديث وفيه كلامه سبحانه من خلقه وهذا حديث كبير حسن رواه المصنفون في  
 السنة لاحد والدارقطني ومنها حديث علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يزور اهل الجنة الرب تبارك وتعالى  
 في كل جنة وذكر يعطون قال ثم يقول المستبارك وتعالى اكشفوا حجابي فكشف حجابي ثم تجلي لهم تبارك وتعالى عن  
 وجهه فكانهم لم يروا عنه قبل ذلك وهو قوله تعالى فكذلك ينكأ من يديكم رواه يعقوب بن يوسف ومنها حديث ابي هريرة  
 في الصميم وفيه ما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم تبارك وتعالى الا ردوا عن الكبرياء صلى الله عليه وسلم وهو عند احد عنه باللفظ  
 وعنه حماد بن سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم باللفظ قال تجلي لنا ربنا تبارك وتعالى صا كما يوم القيامة ومنها حديث حماد  
 بن عاتق في البخاري وفيه ما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم تبارك وتعالى الا ردوا عن الكبرياء صلى الله عليه وسلم وهو عند احد عنه باللفظ  
 بين ما كان في الصميم في ذكر الشفاعة من ذي الى ذي وفيه فاستاذن علي بن ابي طالب فاذا انما رايته فاقع ساجدا انشد  
 ولفظ ابن خزيمة عنه فاذا دخل ربي على عرشه فاخر ساجدا ولفظ ابي حنيفة فاذا رايته وقعت ساجدا وعنه حماد بن سلمة ولفظ  
 فاني ربي وهو على سريره واكرسيه فاخر ساجدا وساقا بن خزيمة بسياق طويل قال فيه فاستفتح فاذا انظرت الى الرحمن فقلت  
 ساجدا ورواية النبي صلى الله عليه وسلم لربي في هذا المقام ثمانية عشرة ثبوتها قطع بايل العلم بالحديث والسنة وفي حديث جابر  
 انهم خلعت بالجنة فيفدون في في مستقبله وجابجا راجل جلاله فاخر له ساجدا وعنه الدارقطني عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم  
 في ذكر يوم القيمة ثم تجلي لهم عز وجل فقال ان الذي صدكم وعدى واتمت عليكم نعمتي وهذا عمل كراستي الحديث وهو طويل  
 كبير عظيم الشأن رواه ائمة السنة واتفقوا بالتبجيل به الشافعي مسنده وقال فيه ثم تجلي لهم بهم عز وجل حتى ينظروا الى  
 وجه الكريم ورواه عمرو بن قيس عن ابن مسعود في هذا الحديث ولفظ الدارقطني من طريق اخر  
 عن ابن مسعود في هذا الحديث ورواه غيره في هذا الحديث ولفظ الدارقطني من طريق اخر







حديث جابر بن الرزية وانه يشرف عليهم من فوقهم ويقول سلام عليكم يا اهل الجنة فيرونه حيا وفي هذا اثبات الرواية  
والتي هي في العلو والحطه تنكر هذه الامور الثلاثة وتكفر القائل بها وتقديم حديثه الى هرة في سوق الجنة وقول النبي  
صلى الله عليه وآله وسلم ولا يبقى احد في ذلك المجلس الا صافره او مسافره فيقول يا فلان انك ذكر يوم فعلت كذا وكذا  
الحديث وحديث عدي بن حاتم ما سنك من احد الا سيكلمه به يوم القيامة وحديث عدي ما سنك من احد الا يجلو به ليس  
بينه وبينه ترجمان الا حجاب حديث النبي في يوم المزيه وما طيبه لاهل الجنة من ارفاقه في احاديث الرواية تجد في اكثرها  
ذكر التكليم قال البخاري في صحيحه باب كلام الرب تبارك وتعالى مع اهل الجنة وساق فيه عدة احاديث قال في تفسيره  
رواية وجهه لكرم وتكليمهم فاخبار ذلك اخبار لروح الجنة واعلى نعمها وفيها الذي يطالبها لاهل الجنة المستعانة  
في ابدية الجنة

### فصل في ابدية الجنة لا يتغير ولا يتبدل

هذا ما علم بالاضطرار ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اخبره فقال تعالى واما الذين آمنوا في الحياة  
الدنيا فبغير حكمة ما آمنوا بشيء الا كما شاء ربك عطاء غير محسوب في حديثه  
واختلفت اسلفت في هذا الاستسناد قال الضعيف هو في الذين يخرجون من النار فيقولون الجنة يقول سبحانه انه ما زال دون  
في ابدية الامم كلهم في النار يقول ان يكون الاغنياء من جملة السعداء ومن قوم منهم والاول اعلم وقالت طائفة من المشايخ  
لا ينفصل الرب وقالت اخرى معناه سوى ما اشار من الزيادة على مدة دوام السموات والارض فيقول المفرد يسجد ويسجد  
لكن قال ابن جرير في الحاشية لا ينفصل لوجهه وقد وصل الاستسناد بقوله عطاء غير محسوب وقالت فرقة هذا الاستسناد  
انما هو ما احتسبوا من الجنة ما بين الموت والبعث وهو البرزخ الى ان يصير والى الجنة ثم يدخلوا والابر وقالت اخرى البقية  
قوله قد علم من الله فخلو والدة ثم الا ان يشاء خلاف ذلك اعلم بالاهم بانهم مع خلوه عنهم في شية وقالت طائفة ما يعني من  
واضح الامن شاربك ان يدخل النار فيؤذي من السعداء وقالت اخرى المراد سعادته وارضها وما باقية ان يابذلها  
ما يعني من فهم الذين يدخلون النار ثم يخرجون وان كانت بمعنى الوقت فهو البرزخ والموقف وقالت فرقة الاستسناد راجع  
الى مدة لبسهم في الدنيا وهذه الاقوال متعارضة ويكن الجمع بينهما بان يقال اجبر سبحانه عن خلوه عنهم في الجنة كل وقت والوقت  
يشاء وان لا يكونوا فيها وذلك يتناول وقت كونهم في الدنيا وفي البرزخ وفي موقف القيامة وعلى الصراط وكون بعضهم في النار  
مدة وعلى كل تقدير فمنها لا يمتنع من التشابه وقوله عطاء غير محسوب حكم وكذلك قولنا هذا الاخر فاما ما لا يمتنع  
منه وقوله انما كفاؤهم وظلها وقوله ما هم فيها من حش حش وقوله ان الله سبحانه خلوه اهل الجنة بالتأسيه  
في عدة مواضع من القرآن واخبرهم لا يذوق فيها الموت الا الموت الاول وهذا الاستسناد منقطع واذا خصصته الى اشتد في قوله  
لا كما شاء ربك في تلك المراتب من الآيتين واستدنا الوقت الذي لم يكن فيه في يوم من مدة الخلود واستدنا الموت  
الاول من جملة الموت فموتة تقدمت على حياتهم الا بديه وذلك غارة للحجة تقدمت على خلوه عنهم فيها وبالاستدنا في وقت تقدم  
قول النبي صلى الله عليه وسلم من يدخل الجنة ينعم ولا يبس من يخلد لا يموت وقوله ينادي سناد اهل الجنة ان لكم ان تصحوا فاستمروا وان  
تشيخوا فاعلوا ثموا ابروا وان تسجدوا فاسجدوا في الصحيحين من في تصديق النضرى عن النبي صلى الله عليه وسلم ان قال عباد الموت في

صورة كيش اطلع فيه قصبين البجته والنار ويقال لما ابل البجته فخلود فلاموت وما ابل النار فخلود فلاموت وهذا موضع خلاف  
فيه لما اخرون على نسخة اقول احدنا ان البجته والنار قانيتان غير بايديتين بل كما بهما دشتان فهما قانيتان والآخر  
انها باقيتان والآخران لا يفتيان بانها ثالث ان البجته ابدية والنار فانتهى فلأول قولهم من فخران امام المعطلة  
البجته وليس له غير سلف قط من الصحابة ولا من التابعين لا احد من الائمة ولا قال به احد من اهل السنة وهذا القول  
ما انكر عليه وعلى جهابذة الائمة الاسلام وكفروهم ببصاوا بهم من اقطار الارض المقصود ان القول بفناء البجته والنار  
لم يقل به احد من اهل السنة الذي قالوه وانما القوله من قياس فاسد اشتبه به على كثير من الناس فاعتقده وصح  
وبنو عليه القول بخلق القرآن فنعى الصفات عما ابدته النار ودواها فقال شيخ الاسلام فيما تولاها من وفاء عن السلف  
وانتقلت والنزع في ذلك معروف من التابعين قلت ههنا اقول سبته احدنا ان من جعلها لا يخرج منها ابدا وهذا  
قول الخوارج والمعتزلة والثاني ان اهلها لا يموتون فيها مدة ثم تغلب عليهم وتبقى طبيعة دائرية لهم يتكبدون بها لموتها  
بطبيعة ثم وهذا قول امام الاتحاديين على الطائي في قصوده وهذا في طرف والمعتزلة في طرف لان عندهم لا يخرج من النار  
من جعلها ابدا وهذا عندنا لا يذهب بها احد اصلا والعريقان مخالفان لما علم بالا منظر ان الرسول جابوا فاجاب  
عن ابن عمر ريل والثالث ان اهلها لا يموتون فيها الى وقت محدود ثم يخرجون منها ويخلصون فيها قوم اخرون وهذا القول  
كلام اليهود والنصارى على الله عليه وسلم فاكد بهم فيه وقد اكد بهم الله في القرآن قالوا لئن لم نر آياتنا ما كنا لنصدقن  
قُلْ لَنَجْعَلَ لَكُم مِّنْهَا مَخْرَجًا وَلَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْهَا فَتَذَكَّرُونَ وَلَنَجْعَلَ لَكُم مِّنْهَا مَخْرَجًا وَلَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْهَا فَتَذَكَّرُونَ  
وَقَدْ دَلَّ الْقُرْآنُ وَاسْتِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ اِنَّ اِيَّاهُ الْإِسْلَامُ عَلَى فُسَادِهِ قَالَ تَعَالَى وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ  
مِنَ النَّارِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَا هُمْ بِمُفْرَجِينَ ٥ وَقَالَ تَعَالَى كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا  
مِنْ نَّحْوٍ أُعِيدُوا فِيهَا وَقَالَ تَعَالَى لَا يَقْضَى عَلَيْهِمْ فِيهَا مَوْلًى أَوْ كَيْفَ تَحْكُمُ عَنْهُمْ قَدْ أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا  
لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْبِغُوا أَجْلَهُمْ فِي سَفَرِهِمْ لِأُولَئِكَ فِي الْأَخْبَارِ مِنْ سَمِعَ الْخَبْرَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا  
الرَّابِعَ انهم يخرجون منها وتبقى نار ارضي عالمها ليس فيها احد يذهب والقرآن يروى انما تقدم الخامس انها تبقى بنفسها  
لانها صادقة بعد ان لم تكن ثابتة مدة يستحيل ان تقاوم ما ابدته وهذا قولهم وشيعة ولا فرق عنده في ذلك بين البجته والنار  
السادس القول بفناء الجحيم ثم حركتهم ويصرون جهادا لا يخرجون ولا يعيشون بالمزمع اقول ابي الهذيل الحلاف امام المعتزلة  
والبجته والنار سواء عندنا في هذا الحكم السليق قول من يقول بل يفتن بها بها وظاهرها تهاك وتقالى فاد جعل لها امد امتنته  
اليم قضي وبذل عذابها قال شيخ الاسلام وقد نقل هذا القول عن عمرو بن شعوب والي هيرة والي مسعود وغيرهم وقال بقا  
مشتاكم النار خالدون فيها لا كما شاء الله لئن كانت حكيمة على الله ولا يستقيم ههنا الا معنى  
يسوي ولا زمان البرزخ والموت والمقصود ان الاستثناء مما ذكر الى المذكور من مختصا بهم كوش الما لهم وصاحبه  
وانما اختصاصه بصاة المؤمنين ومن هؤلاء فلا يولد ورأى في نسخة اخرى ان الاستثناء يرجع الى نوع اخر من النار غير







## فصل في الحاق خيرة المؤمنين به في الدنيا

قال تعالى والذين آمنوا واتبعتهم ذريةهم بايمان ان كانوا منكم فليكونوا منكم وان لم يكنوا منكم فليكنوا منكم **و** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 علي حقه من كل امر عليه كسب ربحين **و** روي عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 ان الله يرفع درجة المؤمن في درجة وان كانوا ذرية في العمل فترفعه ثم قرأ الذين آمنوا الآية قال ما نقصنا الا بايمانهم  
 المنين **و** روي ابن عمر وروى ابن عباس قال شريك بن جهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابوه  
 وزوجه وولد فيقال انهم لم يلقوا درجتك عنك فقول يا رب فقد عملت على ولهم فيهم والاسحاق بهم ثم تلا ابن عباس الذين  
 آمنوا الآية وقد اختلف المفسرون في الذرية في هذه الآية بل المراد بها الصغار والاكابر والنوعان على ثلاثة اقسام **و** اختلفوا في  
 معنى على ان قوله بايمان من الله تعالى الباعين للمؤمنين المقبولين في تلك طائفة المعنى والذين آمنوا واتبعتهم ذريةهم  
 ايمان فاقوا من الايمان مثل التوابع فاختارهم في الدرجات وويل على هذا قوله من قرأوا بعتهم ذريةهم فعل الفعل في  
 الاتباع لهم قالوا وقد اطلق الله سبحانه الذرية على الكبار كما قال ومن قرئته داود وسليمان وقال ذرية من علمهم  
 وقال كذا ذرية من عبد الله فاختارهم بافضل السلطان **و** قال الكبار العقل يولد على ذلك فاختارهم من ابن عباس من قوما  
 وهذا يدل على انهم دخلوا باحسانهم ولكن لم يكن لهم اعمال يلقون بها ورجعوا بانهم فبلغهم اليها وان افاضوا عنهم عنها وايضا قالوا  
 هو القول والعمل والذرية وهذا انما يكون من الكبار وعلى هذا فيكون المعنى ان الله سبحانه يجمع ذرية المؤمنين اليه في التوابع  
 مثل اباؤهم او ذرية الحقيقة التبعية وان كانوا في الايمان رفعهم الله الى درجة اقرار العبد وتكليف النعمة وهذا كما ان  
 النبي صلى الله عليه وسلم تبعنا في الدرجة وان لم تلحق تلك الدرجة باحسانهم فالت طائفة اخرى الذرية ههنا الصغار  
 والذرية تتبع الآباء وان كانوا صغارا في الايمان احكامهم من الميراث والدية واصلوة عليهم والدفن في قبور المسلمين  
 وغير ذلك لاني ما كان من احكام الباطنية يكون قوله بايمان هذا في موضع نصب على الحال من الغفولين اي واتبعتهم  
 ذريةهم بايمان الآباء قالوا ويل على هذا القول ان الباطنيين لهم حكم أنفسهم في الثواب والعقاب فانهم مستقلون  
 بانفسهم ليسوا تابعين للآباء في شيء من احكام الدنيا والاعمال الثواب والعقاب لا استقلالهم بانفسهم ولو كان المراد  
 بالذرية الباطنيين لكان اولاد الصغابة الباطنيين كلهم في درجة آباؤهم ويكون اولاد التابعين الباطنيين كلهم في  
 درجة آباؤهم ولم يجر الى يوم القيامة فيكون الآخرون في درجة السابقين قالوا ويولد عليه ايضا ابنه سبحانه يعلم  
 معهم تبعاني الذرية كما جعلهم معهم تبعاني الايمان ولو كانوا الباطنيين لم يكن بايمانهم تبعاني الايمان استقلال قالوا ويولد  
 عليه ايضا ان الله سبحانه جعل للناس نزل في الجنة بمسبب الاحمال في حق استقليل اما الاتباع فان الله سبحانه جعلهم  
 الى درجة آباؤهم وان لم يكن لهم اعمالهم كما تقدم وايضا فاحذر العبد ان يخدم في درجة الهيم وان لم يكن لهم عمل في الجنة  
 الباطنيين فانهم يرفعون الى حيث بلغتهم اعمالهم وقالت فرقة منهم الواحدى الوجه ان عمل الذرية على الصغار والاكابر  
 لان الكبير يتبع الاب بايمان نفسه والصغير يتبع الاب بايمان الاب قالوا والذرية تقع على الصغير وكبير الوالد  
 والكثير والابن والاب كما قال تعالى وآية لهم ان الله سبحانه خلقهم في الفلق المستقر



اي انهم لا يمانون مع على الايمان الشقي وعلى الاثنياري السبي فمن وقع على الشقي قوله فخر ربه سوت فلو غش صغيرا حاز قالوا قول السلف يدل على ذلك كما تقدم من ابن عباس فوما وقال ابن جود في هذه الآية الرجل يكون له الجنة ويكون له الذرية فيدخل الجنة فيكون اليه تقريرهم حينئذ ان لم يبلغوا ذلك قال ابو حمزة يصحهم الله كما يجب ان يجتنبوا في الدنيا وقال الشعبي او هل بعد الذرية يعمل الآباء الجنة وقال ابن عباس ان كان الآباء ارفع درجة من الابناء ارفع الابناء الى الآباء وان كان الابناء ارفع درجة من الآباء ارفع الله الآباء الى الابناء قال ابن عباس اعطوا مثل اجر آبائهم ولم ينقص الآباء من اجرهم شيئا قالوا ويدل على صحة هذا القول ان القدرتين كاليتين فمن قرأوا تبعتهن في تيمم فزاد في حق الباقين الذين تقع نسبة لغيرهم كما قال تعالى وَالشَّاعِرُونَ الْاَكْثَرُونَ مِنَ الْعَالَمِينَ وَالْاَنْصَارُ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِاِحْسَانٍ هـ ومن قرأوا تبعنا هم ذرية تهم هذا في حق الصغار الذين اتبعهم اسلما هم في الايمان كما فعلت النورمان على اربعين قلت وانحصار الذرية ههنا بالصغار والظهور على انهم استوار الحكماء في التبعات في الدرجات لا يلزم مثل اني يصغار فان الطفل كل رجل وذرية معني في درجة والله اعلم

### فصل في ان الجنة

قد تقدم قولنا صلى الله عليه وسلم سمعت الجنة والنار وقوله قالت الجنة تبارك قد طردت انما رى وطابت فماتت فماتت الى مايلي وقال حميد الطائي اخبرت ان الله لما خلق الجنة قال اما نرى قبري تسم قال اما تسمي فقلت فقال تسمي لم يسميت عند قل قادم طلق الجنة قال اما تسمي قالت طوبى للتقوى روى الطبري عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله من خلق فيها الامم ان لا اذن سمعت لا اضمر ولا يشرح ثمر قال اما تسمي فقلت اهل الجنة

### فصل في ان الجنة تزداد حسنا

روى عبد الله بن احمد عن ابي عبد الله قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول في الجنة لا قال طوبى لولا الجنة فزادوا من حسنها الى مايلي  
**فصل في ان الحق العيين يطلب من ارجاءه اكثر مما يطلب من ارجاءه**  
قد تقدم حديث معاوية بن جبل في ذلك قال الحوراء الامراء في الدنيا لا تؤذي فيوشك ان ينفار كما لا ينصرف من مكة صلى الله عليه وسلم في قول الحوراء اللهم اعنه على دينك اقبل به على طاعتك وى ابن الى الدنيا عن سليمان الداراني قال كان في الطريق يصعب فرج مع رفيق له الى مكة فكان ان نزلوا ففعلوا صلى وان اكلوا فهو صام فصر عليه رفيقه اسبابا وجائيا فلما اراد ان يفر قال يا ابن اخي ما الذي يجلبك الى الراية قال رايت في النوم قصر اسمن قصورا الجنة واذ لينة من فضة ولينة من ذهب فلما تم ليها اذ اسفرت من زبرجده وشرقة من باقوت وبينهما حوراء من الحور العسجين مرفوعة شعرا عليها ثوب من فضة تتنقى معها كل ما تشاء ففعلت جدا الى الله في طلبى فقد والله جدت اليه في طلبك ففعل الذي تراه في طلبك قال سليمان بن ابي طالب حوراء فكيف بمن من طلب ما بها اكثر منها

### فصل في ادبها

قال الله تعالى وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْكَفَسِ الَّذِي اَكْمَرُوهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ هـ ومن

ابن سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يجاد الموت كالكبش الملح في وقت بين الجنة والنار فيقال يا اهل الجنة انتم تعرفون  
 ان في شئ من ينظرون في قبره ثم يقولون يا اهل النار انتم تعرفون ان في شئ من ينظرون في قبره الموت قال فيومر في ذلك ثم يقال  
 يا اهل الجنة هل تعلمون فلا موت ويا اهل النار هل تعلمون فلا موت ثم يقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وانتم تعلمون ان في شئ من ينظرون في قبره الموت  
 ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا اهل الجنة انتم تعرفون ان في شئ من ينظرون في قبره الموت ثم يقول يا اهل النار  
 لا موت ويا اهل النار لا موت كل خالفني ما هو وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صار اهل الجنة الى الجنة  
 يا اهل النار يا اهل النار في الموت حتى يحمل بين الجنة والنار ثم يخرج ثم يتلوا سند يا اهل الجنة لا موت فيخود اهل الجنة فرحوا الى فرحهم  
 هبة فاذا اهل النار حررهم عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار  
 بالموت لم يلبسوا فيه ثياب على السود الذي بين اهل الجنة واهل النار ثم يقال يا اهل الجنة فمطعمون خاضعين ثم يقال يا اهل النار  
 فيطعمون مستبشرين بوجوه الشفاعة فيقال يا اهل الجنة واهل النار انتم تعرفون ان في شئ من ينظرون في قبره الموت لا موت فيخود اهل الجنة فرحوا الى فرحهم  
 بنافض فيخرجون على السور ثم يقال يا اهل الجنة لا موت فيخود اهل الجنة والنار فيقال يا اهل الجنة لا موت فيخود اهل الجنة فرحوا الى فرحهم  
 والاضحاح والندج وسماينة الغفر في كل حقيقة لا تخيال ولا تمثيل كما اخطأ في بعض الناس فخطبوا بما قال الموت عرض العرض  
 لا تبسم فمضاهن ان يخرج وهذا لا يصح فان المسجود في شئ من الموت صورة كبش نجح كما في شئ من الاعمال صور امتا  
 يثاب بها ويضاعف الله تعالى في شئ من الاعراض اجساما يكون الاعراض مادة لها في شئ من الاجسام امرضا كما يشئ  
 سبحانه من الاعراض امرضا ومن الاجسام اجساما فالاقسام الاربعه ممكنة مقدورة للرب تبارك وتعالى ولا يستلزم  
 جعلا في شئ من الاشياء من الاعمال والامثلة التي تخلف من قال بان الندج للموت فخذ كظم من الاستدراك الفاسد  
 على الله وروحه والتاويل الباطل الذي لا يوجب حمل الاقل بسبب قلة العلم لا بالرسول من كلامه فظن هذا القائل ان الغفلة  
 المحذرة على النفس المعرض بغيره فظن مخالفا لغيره ان العرض بعد موت ولا يصير مكانه جسم نجح ولم يبد الغرض ان  
 الى هذا القول الذي ذكرناه وان المسجود في شئ من الاعراض اجساما يجعلها مادة لها كما في اصول حجة صلى الله عليه وسلم  
 تحمي البقوة وكل حرمان بجمع اقسامه كما في غامتان بالحديث فخذ في الفكرة التي نشأتها المسجود في شئ من الاعراض اجساما يجعلها مادة لها كما في اصول حجة صلى الله عليه وسلم  
 في الحديث والآخرة ان تذكر من جلال الله من تسبيحه وتحميده وتعليقه يتعاطف من جلال العرض من جلاله وكذا في قوله  
 يذكرن بصاحب من ذكره احمد وكذلك قوله في حديث هذا القبر وغيره للصحة التي يراها فيقول من انت فيقول انا ملك الصالح  
 وانا ملك السوء وهذا حقيقة لا تخيال لكن الله ان شاء من موصوفة حسنة وموصوفة قبيحة واما الموت الذي يتسم به المؤمن في يوم القيمة  
 النفس ايمانهم ان الله سبحانه لم يمت نور ايسى بن ابيهم فخذ المرحول لو لم يرد بها النفس في يوم القيمة بمراتب  
 تطابق ايسر فيقول وقال قتادة بن خضاعة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن اذا خرج من قبره وموصوفة علم في صورته  
 فيقول لمن انت فيقول لانا الملك الصدوق فيقول لانا ملك فيكون في قبره واقامة الى الجنة واما الكافر اذا خرج من قبره  
 وموصوفة علم في صورته سيئة وبشارة سيئة فيقول انت فيقول لانا الملك الصدوق فيقول لانا ملك فيكون في قبره واقامة الى النار  
 وقال جماعة من اهل حال ان جرح يمثّل له علم في صورة حسنة ويرى عليه تعارض صاحبه ويشعر بكل خير فيقول له من انت







وعلم الله عز وجل ما مضى في خلقه بشيئة منة قد علم من الجليس من غيره من جهل من لم يوصى بتبارك وتعالى الى ان تقوم  
 الساعة احصية وخلقهم لها وعلم الخلافة من اجل الطاعة وخلقهم لها لخلق لما خلق له وصار الى ان يوصى عليه لا يعودوا بعدهم  
 قد راعوا بشيئة واحدة الفعل لما يريدون نعم ان الله جانه شاة لعباده الذين يحصوه واخبروا الطاعة وان الصبا وشاة  
 لانفسهم الشر واهمية فعملوا على شيئهم فقد زعم ان شيئة الصبا واهلية من شيئة الله تبارك وتعالى وارجى انظر الى الكبر  
 على الله من يد او من نعم ان الزنا ليس بمقدور قيل له ارأيت هذه المرأة حملت من الزنا وجماعا بولد لها شاة الله خلق  
 هذا الولد ويل مضى في سابق عطفان قال لا فقد زعم ان صبح الله خلقا آخر وهذا الشكر مرعا ومن نعم ان الله خلقه وشرب الخمر  
 واكل المال لم يزلهم ليس بفساد وقد زعم ان هذا الانسان قادر على ان ياكل رزق غيره وهذا صراح قول المجوسية بل  
~~بذلك~~ رزق الذي خلق الله من ياكل من الرزق الذي اكله ومن نعم ان قتل النفس ليس بمقدور فقد زعم ان مقتول ما شاة  
 بشيء بل وارجى كفر ارفع من هذا بل لك بغضا راسد عز وجل او ذلك عمل منه في خلقه تدبير وفيهم ما جرى من سابق  
 علمه فيهم وهو العمل الحق الذي يفعل انشاء ومن اقرب العلم اليقيني الاقرب بالقدرة وشيئة على الصغر والكمأة ولا يشهد على  
 احد من اجل القبلة اننى النار لا تذب على ولا كبيرة انما الا ان يكون لك في حديثك كما جاء ولا ينص الشهاداة ولا يشهد  
 لاصطافى في الجنة بعباد الله لا يخبر انما الا ان يكون في ذلك حديث كما جاء على ما روى ولا ينص الشهادة ولا يخبر في قوله من ياكل  
 من الناس ثلثان ليس الا من الناس ان يزارهم فيه ولا يخرج عليهم ولا يقر لغيرهم بها الى قيام الساعة واهما وارضى ان  
 مع الملاية بربو الفجر واوا لا يبطل جوارى ولا لاصل واصل من الحجعة والعيد ان الحجج مع السلطان ان لم يكونوا بركة حدود القضاة  
 ووضع الصدقات فخرج والاعشار والفقير والمغنا لم يسمع عدوا فيها او جلدوا ولا انقياد لمن دلاه الله عز وجل لم يرد الخراج  
 يد من طاعة ولا يخرج عليه سيف حتى يجبل الله فراو وعرضا ولا يخرج على السلطان ليسمع وطبع ولا ينكث بغيره فمن فعل  
 ذلك فهو عصى مخالفت مخالف للجماعة وان املك السلطان بالمرءة مصيبة فليس لك ان تعطيه البتة وليس لك ان  
 تخرج عليه ولا تمنعه ولا الاساك في الفتنة منه باضية واجبة وموافقا بتكليف فتدفع نفسك ودينك ولا تقن  
 على الفتنة بيد ولا السان لكن الكف يدك ولسانك لا تخرج من الاسلام بل الا ان يكون لك في حديثك كما جاء بكمارة  
 فتصدق وتقبل وتعلم انك ما روى تخونك الصلوة وشرب الخمر ولا شبة ذلك وبعبارة بعدة نسب لم يجبا الى الكفر والخروج  
 من الاسلام فاتج ذلك التاجز والاحوال لا يزال خارج لا شك في ذلك لا ارايت ان هذا الذنب الكذا من عذاب القبر  
 حتى يسال العبد من يدينه ومن الجنة وعن النار وتكون في حق ما قاتنا القبر نسال الشهادت جوض محمد صلى الله عليه وسلم  
 حتى تروى امته ولما يميز يرون جهنم والصلوات حتى يوضع على سوار جهنم ويمر الناس عليه بالحجوة من راء ذلك الميزان  
 فيوزن به الحسنات والسيئات كما يشاء الله ان يوزن والصور حتى ينفع فيه اسرافيل فميت بالخلق ثم يخرج الاخرى  
 فيقومون لمرب العالمين الى احسان في فصل القضاء والاثواب والعقاب الجنة والنار واللحى المحض تستسبح منة الله  
 لما سبق فيمن المقادير والقضاء والقلم حتى كتب الله بدمه بقادر كل شئ في حصوله في الذكر والشفاعة يوم القيامة حتى يشفع في قوم  
 فلا يصيرون الى النار وقوم يخلون فيها ابداء بهم اهل الشكر والتكذيب المحمود والكفر بالله عز وجل فيخرج الموت يوم القيامة









# فهرس الكبير

الاديب فاضل جده

## الاول

وفصول

صفحة ١١

١	في بيان حرم الجنة المكان	٨	في ذكر عدد ابواب الجنة
٢	في ذكر سرور ابوابها	٩	في صفة ابوابها وانما اذ خلق
٣	في سكان الجنة وما يحيط	١٠	في ذكر سائر ما بين الابواب
٤	في قوله صلى الله عليه وسلم	١١	في قوله صلى الله عليه وسلم
٥	في قوله صلى الله عليه وسلم	١٢	في قوله صلى الله عليه وسلم
٦	في قوله صلى الله عليه وسلم	١٣	في قوله صلى الله عليه وسلم
٧	في قوله صلى الله عليه وسلم	١٤	في قوله صلى الله عليه وسلم
٨	في قوله صلى الله عليه وسلم	١٥	في قوله صلى الله عليه وسلم

## الثاني

وفصول

صفحة ١٨

١٨	في بيان حرم الجنة المكان	٢٠	في ذكر عدد ابواب الجنة
١٩	في ذكر سرور ابوابها	٢١	في صفة ابوابها وانما اذ خلق
٢٠	في سكان الجنة وما يحيط	٢٢	في ذكر سائر ما بين الابواب
٢١	في قوله صلى الله عليه وسلم	٢٣	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٢	في قوله صلى الله عليه وسلم	٢٤	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٣	في قوله صلى الله عليه وسلم	٢٥	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٤	في قوله صلى الله عليه وسلم	٢٦	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٥	في قوله صلى الله عليه وسلم	٢٧	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٦	في قوله صلى الله عليه وسلم	٢٨	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٧	في قوله صلى الله عليه وسلم	٢٩	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٨	في قوله صلى الله عليه وسلم	٣٠	في قوله صلى الله عليه وسلم
٢٩	في قوله صلى الله عليه وسلم	٣١	في قوله صلى الله عليه وسلم
٣٠	في قوله صلى الله عليه وسلم	٣٢	في قوله صلى الله عليه وسلم
٣١	في قوله صلى الله عليه وسلم	٣٣	في قوله صلى الله عليه وسلم
٣٢	في قوله صلى الله عليه وسلم	٣٤	في قوله صلى الله عليه وسلم
٣٣	في قوله صلى الله عليه وسلم	٣٥	في قوله صلى الله عليه وسلم

## الثالث

وفصول

صفحة ٣٦

٣٦	في بيان حرم الجنة المكان	٣٨	في ذكر عدد ابواب الجنة
٣٧	في ذكر سرور ابوابها	٣٩	في صفة ابوابها وانما اذ خلق
٣٨	في سكان الجنة وما يحيط	٤٠	في ذكر سائر ما بين الابواب
٣٩	في قوله صلى الله عليه وسلم	٤١	في قوله صلى الله عليه وسلم
٤٠	في قوله صلى الله عليه وسلم	٤٢	في قوله صلى الله عليه وسلم



# الجدول الثاني لالتفاهل مشهور ساكن الغرام الى بغداد والسلا

صواب	خط	صواب	خط	صواب	خط	صواب	خط
٩	٢	٩	٢	٩	٢	٩	٢
١١	٢	١١	٢	١١	٢	١١	٢
٢	٣	٢	٣	٢	٣	٢	٣
١٨	٢	١٨	٢	١٨	٢	١٨	٢
٢٠	٢	٢٠	٢	٢٠	٢	٢٠	٢
٢٨	٣	٢٨	٣	٢٨	٣	٢٨	٣
٣	٣	٣	٣	٣	٣	٣	٣
٤	٥	٤	٥	٤	٥	٤	٥
٥	٣	٥	٣	٥	٣	٥	٣
٥	٥	٥	٥	٥	٥	٥	٥
١٨	٤	١٨	٤	١٨	٤	١٨	٤
١٣	٤	١٣	٤	١٣	٤	١٣	٤
١٩	٤	١٩	٤	١٩	٤	١٩	٤
١٤	٥	١٤	٥	١٤	٥	١٤	٥
٢	١٥	٢	١٥	٢	١٥	٢	١٥
١٣	١٣	١٣	١٣	١٣	١٣	١٣	١٣
٤	١٣	٤	١٣	٤	١٣	٤	١٣
٨	١٥	٨	١٥	٨	١٥	٨	١٥
٩	١٩	٩	١٩	٩	١٩	٩	١٩
١١	١٩	١١	١٩	١١	١٩	١١	١٩
١٤	١٩	١٤	١٩	١٤	١٩	١٤	١٩
١٤	١٩	١٤	١٩	١٤	١٩	١٤	١٩

